Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

17 محرم 1435 ہجری قمری 21 نبوت 1392 ہش 21 نومبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمره وامره۔

انسانی پیدائش کی غرض وغائت

انسانی پیدائش کا مقصد

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:۵۷)

ترجمہ: اور میں نے جن اور انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

’’میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کیلئے ہو جانا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کیے اُسی نے اُس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدُعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۴)

حقیقی اخلاق

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ (النحل:۹۱)

ترجمہ: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اُس کا شکر

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَفۡتَحُ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنۡ مَحَامِدِہٖ وَحُسۡنِ الثَّنَاءِ عَلَیۡہِ شَیۡئًا لَمۡ یَفۡتَحۡہُ عَلٰی اَحَدٍ قَبۡلِیۡ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب قولہ ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور ثناء کے معارف اس طور پر کھولے ہیں کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔

نیکیوں کی ماں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے اخلاق ہے۔ دو لفظ ہیں۔ ایک خَلق اور دوسرا خُلق۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دل رُبا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بد وضع ہو مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لیے اس کو پسند کرتا ہے اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں اس لیے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا ایک اندھے کے لیے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی اس اندھے ہی کی مانند ہے۔

خَلق تو ایک بدیہی بات ہے مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے اگر اخلاقی بدیاں اور ان کی لعنت معلوم ہو تو حقیقت کھلے۔

غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں اخلاق نیکیوں کی کلید ہیں جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو تو دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے اخلاق کا حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۴۔۳۵۵)

’’جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کیلئے بھی تین پہلو ہیں اوّل مجاہدہ اور تدبیر۔ دوم دعا سوم صحبت صادقین۔‘‘

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۴)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

صحافتی بددیانتی کا تازہ نمونہ

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بے شمار مخلوقات پیدا کی ہیں۔ ہر مخلوق اپنے کچھ خواص اور عجائبات رکھتی ہے۔شیر اگر اپنی بہادری وشجاعت کے لئے مشہور ومعروف ہے تو گدھا اپنی جہالت کے لئے۔اسی طرح گیدڑ اپنی اس خصوصیت کیلئے جانا جاتا ہے کہ وہ شیروں کے شکار پر منہ مار کر اپنا گزارہ کرتا ہے۔شیر محنت،کوشش اور تدبیر سے اپنا شکار کرتا ہے اور اُس کا بچا ہوا کھانا لومڑی اور اس قبیل کے دوسرے جانور شوق وذوق سے کھاتے ہیں اور اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

کچھ یہی حالت اس وقت مسلمانوں کی ہو رہی ہے۔اُن میں صحیح اسلامی زندگی کی رمق اور اسلامی اقدار دور دور تک نظر نہیں آتے۔مسلکی فرقہ وارانہ اختلافات نمایاں ہیں اور حد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس بیماری سے باہر نکالنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جس موعود امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اُمت کی اکثریت اُس کا انکار کر رہی ہے اور نعوذ باللہ اُسے کافر وملحد ودجال قرار دیتی ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو موعود امام مہدی علیہ السلام کو کافر ودجال قرار دیا جاتا ہے لیکن دوسری طرف امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی اسلامی خدمات کو اپنی طرف منسوب کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے بلکہ گیدڑ کی مانند شیروں کے شکار پر منہ مار کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور اُس کی معاونت سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے ۸۰ سے زائد حقائق ومعارف سے پُر اسلامی تعلیمات کی صحیح عکاسی کرنے والی کتب لکھیں۔نام نہاد علماء نے جہاں ایک طرف عوام الناس کو ان کتب کے پڑھنے سے منع کیا بلکہ پڑھنے پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے فتاویٰ دیئے۔وہاں دوسری طرف خود نہ صرف ان کتب کو پڑھا بلکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے صفحات کے صفحات اپنے نام سے شائع کر دئے اور بن گئے عالم دین۔مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' اس کا واضح ثبوت ہے۔اس کتاب میں اشرف علی تھانوی صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' سے صفحات کے صفحات سرقہ کئے ہیں۔اس فہرست میں دیگر کئی علماء کے نام مع ثبوت پیش کئے جاسکتے ہیں۔لیکن اس موضوع کو فی الوقت ہم کسی اور وقت کے لئے محفوظ رکھتے ہیں۔

آج جس بات کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ ایک تازہ صحافتی بددیانتی کی طرف معزز قارئین کی توجہ دلانا ہے۔روزنامہ راشٹریہ سہارا لکھنؤ کی ۱۸؍اکتوبر ۲۰۱۳ء کی اشاعت میں ایک مضمون ''یورپ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔اس کے لکھنے والے سید فیصل علی ہیں۔موصوف نے اپنے مضمون میں یورپ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور ترویج واشاعت کا ذکر کیا ہے اور یورپ کی بعض مساجد کی تصاویر شائع کی ہیں۔مساجد کی ان شائع شدہ تصاویر میں سے تین مساجد لندن کی بیت الفتوح ہے،مسجد خدیجہ برلن جرمنی،مسجد فضل عمر ہمبرگ جرمنی احمدیہ مسلم جماعت کی تیار کردہ مساجد ہیں اور ان میں سے پہلی مسجد لندن کی بیت الفتوح ہے۔ہر جمعہ کے دن امیر المؤمنین سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں جو ساری دنیا میں رواں تراجم کے ساتھ دکھایا جاتا ہے۔

اپنے اس سارے مضمون میں سید فیصل علی نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کی کاوشوں کے نتیجہ میں اسلام یورپ میں پھیل رہا ہے۔لیکن کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے یہ مسجدیں تعمیر کی گئیں ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اخبار راشٹریہ سہارا ودیگر اخبارات اور کالم نگاروں کو جب موقع ملتا ہے احمدیہ مسلم جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔اور بڑی بڑی سرخیاں لگا کر جماعت کے کفر کی خبریں شائع کرتے ہیں۔لیکن جب اسلام کی خدمت،سربلندی اور ترویج اور اشاعت کی بات آتی ہے تو وہ مجبوراً احمدیہ مسلم جماعت کی مساعی،خدمات،تعمیر مساجد،تراجم قرآن مجید اور دیگر تبلیغی کاوشوں کا ذکر نام لئے بنا کرتے ہیں۔اور یہ تصور دیتے ہیں کہ مسلمان یہ کام کر رہے ہیں۔

سچائی یہ ہے کہ آج احمدیہ مسلم جماعت ہی ساری دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم واصولوں کی ترویج،قرآن مجید کی امن بخش تعلیمات کا پرچار کرنے والی واحد الٰہی جماعت ہے۔احمدیہ مسلم جماعت کے بانی سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جو حقائق ومعارف بیان فرمائے اور مسلمانوں کے مفاسد کی جو تشخیص فرمائی وہ درست اور صحیح ہے۔ایک مثال سے آپ اسے بہتر طریق پر سمجھ سکتے ہیں۔جماعت اسلامی کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب ''الجہاد'' میں سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ کی طرف خونی جہاد کا نظریہ منسوب کیا اور بڑے زور سے لکھا کہ۔

''رسول اللہ ﷺ ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے وعظ وتلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہوسکتا تھا اسے اختیار کیا۔مضبوط دلائل دیئے،واضح حُجتیں پیش کیں،فصاحت وبلاغت اور زورِ خطابت سے دلوں کو گرمایا۔اللہ کی جانب سے محیرّ العقول معجزے دکھائے۔اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار واثبات کے لئے مفید ہوسکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔لیکن جب وعظ وتلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی وشرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔طبیعتوں سے فاسد مادے خودبخود نکل گئے۔رُوحوں کی کثافتیں دُور ہوگئیں اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نُور صاف عیاں ہوگیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہورِ حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔

عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اِس سُرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دُنیا مسلمان ہوگئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اِسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔'' (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷۔۱۳۸)

اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ خودکش حملے،دہشت گردی،مذہبی کٹر واد مسلمانوں کا ہم معنی نقطہ بن گیا ساری دنیا میں کہیں کوئی تخریب دہشت کا واقعہ ہوا اُس میں مسلمانوں کا نام جوڑا جانے لگا۔مغربی مفکرین نے نعوذ باللہ اسلام اور بانی اسلام کو ایک دہشت کا مذہب اور دہشت گردی کے استاد کے طور پر پیش کیا اور اپنی بیمار ذہنیت کے نتیجہ میں سید المعصومین آنحضرت ﷺ کی تضحیک وتشہیر آپؐ پر بنائی جانے والی ناپاک فلمیں،اسلام کے خلاف کتابوں کی بھرمار،وغیرہ وغیرہ اس کے ثبوت ہیں۔مغربی مفکرین کی پیروی میں ہندوستان میں بھی مفکرین یہ لکھ رہے ہیں کہ ''اسلامی دہشت گرد تنظیموں کو آخر ان کی اس خطرناک ذہنیت کیلئے خوراک کہاں سے ملتی ہے۔اس کا جواب مسلم آبادی ہی ہوسکتی ہے۔جب تک مسلم آبادی دہشت گرد ذہنیت کو خوش کرتی رہے گی تب تک دنیا میں امن کی اُمید بھی نہیں ہوسکتی خود اسلام بھی نفرت اور توہین کی علامت بن سکتا ہے۔

(اسلام کے نام پر قتل عام کیوں کالم نویس وشنو گپت اخبار ہند سماچار جالندھر بتاریخ ۲۵ ستمبر ۲۰۱۳ صفحہ ۲)

حالانکہ جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے جس نظریہ کو پیش کیا وہ سراسر غلط اور حقائق سے کوسوں دور ہے۔آنحضرت ﷺ تو مجسم امن ورحمت تھے۔آپ جس مذہب کو لائے وہ امن وسلامتی کا داعی ہے۔اسلام کی حیات بخش تعلیمات صلح اور امن کی حقیقی ضامن ہیں۔آج ساری دنیا میں احمدیہ مسلم جماعت ۱۲۵ سال سے اسلام کی اپنی پرامن تعلیمات کا پرچار کر رہی ہے۔سید فیصل علی صاحب نے ''یورپ میں اسلام بڑھتی ہوئی مقبولیت'' میں جہاں دیگر اعداد وشمار دئے ہیں وہاں انہیں یہ بھی بتانا چاہیئے تھا کہ تمام مسلمان فرقوں میں سے احمدیہ مسلم جماعت ہی وہ پہلی جماعت ہے جس نے یورپ میں پہلی مسجد ''مسجد فضل لندن'' ۱۹۲۴ء میں تعمیر کی تھی۔اسی طرح ۷۵۰ سال کے عرصہ کے بعد سپین کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد بشارت'' پیدروآباد کا افتتاح ۱۰؍ستمبر ۱۹۸۲ء کے دن احمدیہ جماعت کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ نے کیا،اور اس سال سپین کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت الرحمن'' کی تعمیر بھی احمدیہ مسلم جماعت کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور آج احمدیہ مسلم جماعت نے نہ صرف یورپ بلکہ ساری دنیا میں مساجدوں کی تعمیر کا ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔پس اس حقیقت کو بھی سید فیصل علی صاحب اور راشٹریہ سہارا کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''یہ بھی پردہ کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ چلو تبلیغ ہو رہی ہے۔اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں۔انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو تبلیغ کریں،لڑکوں کو نہ کریں یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2003ء)

خطبہ جمعہ

اس وقت دنیا کے حالات بڑی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور خاص طور پر شام کے حالات کی وجہ سے نہ صرف شام بلکہ عرب دنیا میں جو حالات ہیں اُس کی وجہ سے بہت زیادہ تباہی پھیل سکتی ہے۔ اگر شام کی جنگ میں بیرونی طاقتیں شامل ہوئیں تو پھر صرف عرب دنیا ہی نہیں بلکہ بعض ایشین ممالک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ یہ جنگ صرف شام کی جنگ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

ہم احمدیوں کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس دعا کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے ہم دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کر سکیں۔ ظاہری کوشش کے لحاظ سے ہم دنیا کو اور بڑی طاقتوں کو ان خوفناک نتائج سے ہوشیار کر سکتے ہیں جو ہم کر بھی رہے ہیں۔

مسلمان ممالک کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور عالمی حالات کا بصیرت افروز تجزیہ اور امن عالم کے قیام کے لئے اسلامی تعلیمات کو اپنانے کی طرف توجہ دینے کی تاکید۔ ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا اپنے ملک سے وفا کا یہ تقاضا ہے اور خاص طور پر ہر وہ احمدی جوان مغربی ممالک میں رہ رہا ہے کہ ان سیاستدانوں کو آنے والی تباہی سے ہوشیار کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے حُکّام اور رعایا کو ظلم سے باز رہنے اور انصاف کو اپنانے کی بابت اہم نصائح کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 ستمبر 2013ء بمطابق 13 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 4 اکتوبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس وقت دنیا کے حالات بڑی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور خاص طور پر شام کے حالات کی وجہ سے نہ صرف شام بلکہ عرب دنیا میں جو حالات ہیں اُس کی وجہ سے بہت زیادہ تباہی پھیل سکتی ہے۔ اگر شام کی جنگ میں بیرونی طاقتیں شامل ہوئیں تو پھر صرف عرب دنیا ہی نہیں بلکہ بعض ایشین ممالک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ اس بات کو نہ عرب حکومتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں، نہ دوسرے ممالک اور بڑی طاقتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں کہ یہ جنگ صرف شام کی جنگ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

پس احمدیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والے ہیں، جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور امن اور بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے آئے تھے، دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس دعا کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے ہم دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کر سکیں۔

ظاہری کوشش کے لحاظ سے جو تھوڑی بہت ظاہری کوششیں ہیں، ہم دنیا کو اور بڑی طاقتوں کو ان خوفناک نتائج سے ہوشیار کر سکتے ہیں جو ہم کر بھی رہے ہیں۔ دنیا کے جو سیاستدان اور حکومتیں ہیں ان کو جہاں تک ہو سکتا ہے میں بھی ہوشیار کرتا رہتا ہوں، کر رہا ہوں اور اس پیغام کو افرادِ جماعت نے بھی میرے ساتھ وسیع پیمانے پر دنیا کے ملکوں میں پھیلایا ہے۔ یہ لیڈر اور سیاستدان بڑے زور شور سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام عین وقت کی ضرورت ہے اور ہم بالکل آپ کی تائید کرتے ہیں لیکن جب اس پیغام پر عملی اظہار کا موقع آتا ہے تو بڑی طاقتوں کی ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تو ظاہری کوشش ہے، اصل ہتھیار تو ہمارے پاس ہر کام کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے کے لئے دعا کا ہے جس کی طرف احمدیوں کو ان حالات میں بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ انسانیت کے لئے عموماً اور امّتِ مسلمہ کے تباہی سے بچنے کے لئے خصوصاً ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے اٹھاسی سال پہلے تقریباً 1925ء میں اُس وقت شام کے جو حالات تھے پر خطبہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ دمشق کی تاریخ بڑی پرانی ہے۔ اسلام سے پہلے بھی یہ شہر بہت سے دینوں کا مرکز رہا ہے یا اس کی اہمیت رہی ہے۔ اسلام میں بھی بڑے عرصے تک یہ دار الخلافہ رہا ہے اور اس شہر میں اکثر پرانے مذاہب کی یادگاریں تھیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا 1925ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شہر کے بارے میں یا شام کے بارے میں خطبہ دینے کی وجہ یہ بتائی کہ اُس وقت جو حالات تھے وہ یہ تھے کہ دروزیوں نے جو وہاں ایک قبیلہ ہے، انہوں نے آزادی کی آواز اُٹھائی اور اس آواز پر وہاں کے باقی مسلمان بھی شامل ہو گئے۔ وہ لوگ پہاڑوں میں رہنے والے تھے لیکن باقی مسلمان جو شہروں میں رہنے والے تھے وہ بھی شامل ہو گئے جبکہ اُس وقت وہاں فرانسیسیوں کی حکومت تھی۔ یہ بھی آپ نے تجزیہ کیا کہ انتظامی لحاظ سے فرانسیسی حکومت تھی گو بعض فیصلوں کے لحاظ سے مفتی یا مولوی بھی حاکم تھے اور اس طرح دو تین طرز کے وہاں حکمران تھے، لیکن بہرحال جو سیاسی حکومت تھی وہ فرانس کے تحت تھی۔ اور جو مفتی حاکم تھے وہ یہ کہ اگر کسی لٹریچر کو چھاپنے کی اجازت ہوتی یا کسی مذہبی کتاب کو چھاپنے کی اجازت ہوتی اور اگر مفتی اُس کے بارے میں کچھ کہہ دیتا تو گورنر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مثال دی کہ جماعت احمدیہ نے وہاں لٹریچر شائع کرنے کی گورنر سے اجازت لی اور یہ چَھپ بھی گیا لیکن مفتی نے چھپنے کے بعد اُسے Ban کر دیا۔ گورنر کو شکایت کی گئی تو اُس نے کہا کہ اس معاملے میں میرا کوئی اختیار نہیں۔ یہ اختیار تو مفتی کے پاس ہے۔ تو بہرحال فرانس کی انتظامی حکومت تھی۔ سیاسی طور پر اگر کوئی اُس کے خلاف آواز اُٹھاتا تو اس سے سختی سے نپٹا جاتا۔ اُس وقت اُس کے خلاف بغاوت یا آزادی کی آواز جب مقامی لوگوں نے اُٹھائی تو فرانس کی حکومت نے دمشق پر بہت بڑا ہوائی حملہ کیا۔ کہتے ہیں کہ ستاون اٹھاون گھنٹے تک بم برسائے گئے اور شہر کی تاریخ کو، اُس کی تاریخی عمارات کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا گیا۔ ہزاروں لوگ مارے گئے۔ یہ شہر کیوں برباد کیا گیا؟ کیوں وہ لوگ مارے گئے؟ اس لئے کہ وہ غیر حکومت سے آزادی چاہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام بھی ہے کہ ''بلاءُ دِمشق''۔ تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اُس وقت اس ہوائی حملے سے جو دمشق کی حالت تھی اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی پورا ہوا کہ تمام تاریخی عمارات، تمام مذاہب کی تاریخ، سب ملیا میٹ کر دی گئی۔ کیونکہ اس سے بڑی بلا اور تباہی اس سے پہلے کبھی دمشق پر نہیں آئی تھی۔ یہ بلا آئی تھی غیروں کے ہاتھوں، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ فرانس نے حملہ کیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 324 تا 334 خطبہ جمعہ 13 نومبر 1925ء مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

بعض الہامات کئی مرتبہ بھی پورے ہوتے ہیں۔ وہ بلا جو غیروں کے ہاتھوں آئی اور شہر کو تباہ کر دیا وہ ستاون اٹھاون گھنٹے رہی جس میں کوئی کہتا ہے دو ہزار لوگ مارے گئے، کوئی کہتا ہے بیس ہزار لوگ مارے گئے، لیکن کہا جاتا ہے، محتاط اندازہ یہی ہے کہ اُس وقت سات آٹھ ہزار لوگ بہرحال مارے گئے۔ لیکن افسوس کے

ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بلا جو غیروں کے ہاتھوں سے آئی تھی، اُس میں تو یہ نقصان ہوا۔ لیکن ایک بلا اب بھی آئی ہوئی ہے جو اپنے کے ہاتھ آئی ہے اور گزشتہ تقریباً دو اڑھائی سال سے یہ دمشق میں اور شام میں تباہی پھیلا رہی ہے۔ پورے شام کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ لاکھ سے اوپر لوگ مارے گئے ہیں، محتاط اندازہ ہے، بعض کہتے ہیں اس سے بھی زیادہ ہے اور ملینز میں لوگ ایسے ہیں جو بے گھر ہوئے ہیں۔ گھر بھی کھنڈر بنے ہیں، بازار بھی کھنڈر بن رہے ہیں، صدارتی محل پر بھی گولے برسائے گئے ہیں، ائیر پورٹس پر بھی گولے برسائے گئے۔ مختلف عمارات پر گولے برسائے گئے، غرض کہ کوئی بھی محفوظ نہیں۔

حکومت کے جو فوجی ہیں وہ شہریوں کو مار رہے ہیں اور شہری حکومتی کارندوں کو مار رہے ہیں، ان میں فوجی بھی شامل ہیں اور دوسرے بھی شامل ہیں۔ علوی جو ہیں وہ سنّیوں کو مار رہے ہیں اور سنّی جو ہیں وہ علویوں کو مار رہے ہیں۔ اور یہ سب لوگ جو ہیں ایک کلمہ پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ آزادی کے نام پر جو کوشش وہاں ہو رہی ہے، جو حکومت کے مخالف ہیں، عوام ہیں جن میں بڑی تعداد سنّیوں کی ہے وہ جو کوشش کر رہے ہیں، اُن میں اس کوشش میں ان کی مدد کے نام پر دہشتگرد گروہ بھی شامل ہو گئے ہیں۔ جو نقصان ان لوگوں سے، ان گروہوں سے، دہشتگرد گروہوں سے ملک کو پہنچنا ہے، اُس کا تو بعد میں پتہ چلے گا۔ بہر حال افسوس یہ ہے کہ یہ بلا جو اس دفعہ آئی ہے، یہ خوفناک شکل اختیار کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ لوگ نہیں جانتے کہ آزادی کے نام پر عوام اور امن قائم کرنے کے نام پر حکومت ایک دوسرے پر ظلم کر کے اور آپس میں لڑ کر اتنے کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ اب بڑی طاقتیں آزادی دلوانے، ظلم ختم کرنے اور امن قائم کرنے کے نام پر اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں گی اور کر رہی ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ کوششیں دنیا کو بھی تباہی کی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ شام کی حکومت کے ساتھ بھی بعض بڑی حکومتیں ہیں۔ اسی طرح اُس ریجن کی بھی بعض حکومتیں جو شام کی حکومت کی مدد کر رہی ہیں یا پشت پناہی کر رہی ہیں یا اُن کی حمایت کر رہی ہیں۔ اسی طرح جو حکومت کے مخالف گروپ ہیں، اُن کے ساتھ بھی حکومتیں کھڑی ہیں بلکہ بڑی طاقتیں اُن کے ساتھ زیادہ ہیں۔ اس صورتحال نے جیسا کہ مَیں نے کہا بڑے خطرناک حالات پیدا کر دیئے ہیں۔

لیکن افسوس تو مسلمان ممالک پر ہے جو اُس تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ فرمایا تھا کہ یہ اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے، اُس امّت سے وابستہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے خیرِ امّت کہا ہے۔ کون سا خیر کا کام ہے جو آج یہ مسلمان ممالک کر رہے ہیں۔ نہ احساسِ ہمدردی ہے، نہ تعلیم کے کسی حصے پر عمل ہے۔ غیرت ہے تو وہ ختم ہو گئی ہے اور غیروں سے مدد مانگی جاتی ہے اور یہ مدد بھی اپنے ہی لوگوں کو مارنے کے لئے مانگی جاتی ہے۔ ایسے حالات میں قرآنِ کریم کی تعلیم کیا کہتی ہے۔ اگر ایسے حالات پیدا ہوں، دو گروہ اور دو جماعتیں لڑ پڑیں تو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ فرماتا ہے کہ **وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ** (الحجرات:10) اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لَوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے انصاف کا معیار بھی اتنا اونچا مقرر فرمایا ہے، دوسری جگہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے نہ روکے۔ اگر تمہیں دنیاوی خواہشات کے بجائے اللہ کی محبت چاہئے تو پھر مسلمان کا کام ہے کہ آپس میں انصاف بھی قائم کرے اور غیروں کے ساتھ بھی انصاف قائم کرے۔ فرمایا کہ **ھُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی**۔ (المائدۃ:9) یہ تقویٰ کے قریب ہے۔ اور ایک مسلمان کو بار بار یہی حکم ہے کہ تقویٰ کی تلاش کرو، تقویٰ کی تلاش کرو۔

قابلِ شرم بات یہ ہے کہ اسرائیلی صدر بڑی طاقتوں کو یہ مشورہ دے رہا ہے جو اصل میں تو مسلمانوں کی طرف سے آنا چاہئے تھا، لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ان مسلمان ملکوں کو خیال نہیں آیا، سربراہوں کو خیال نہیں آیا تو جب اسرائیل کے صدر نے مغربی طاقتوں کو مشورہ دیا تھا تو اُس وقت مسلمان ممالک کی جو کونسل ہے، یہ اعلان کرتی کہ ہم اپنے ریجن میں جو بھی فساد ہو رہے ہیں خود سنبھالیں گے اور خصوصاً اُس علاقے کو جو ہمارے ہم مذہب ہیں۔ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں، ہم ایک رسول کو ماننے والے ہیں، ہم ایک کتاب کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اس کتاب کو اپنا رہنما ماننے والے ہیں۔ اگر ہم میں اختلاف پیدا ہو بھی گئے ہیں، اگر ایک ملک میں دو فرقوں کی لڑائی یا عوام اور حکومت کی لڑائی کسی جائز یا ناجائز وجہ سے شروع بھی ہو گئی ہے تو ہم اپنی کامل تعلیم کی رُو سے اس مسئلہ کا حل کر لیں گے۔ اگر ایک گروہ سرکشی پر اُتر آیا ہے تو اس سرکشی کو دور کرنے کے لئے ہمیں اگر غیر کی مدد کی ضرورت ہوئی بھی تو ٹیکنیکل مدد یا ہتھیاروں کی مدد تو لے لیں گے لیکن حکمتِ عملی بھی ہماری ہو گی اور افراد بھی ہمارے ہوں گے جو اس فساد اور فتنے کو ختم کرنے کے لئے استعمال ہوں گے۔ اگر یہ سوچ ہو تو کسی غیر کو جرأت نہ ہو کہ مسلمان ملکوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھیں۔ ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے کسی کو کسی ملک سے کیا دلچسپی ہے؟ یہی کہ یا تو اُس ملک کی دولت پر قبضہ کیا جائے، یا جو دنیا میں اپنی مخالف بڑی طاقت ہے اُس پر اپنی طاقت کا رعب ڈالنے کے لئے اُن ملکوں کو جو غریب ملک ہیں چھوٹے ملک ہیں جن میں فساد ہو رہے ہیں، زیرِ نگیں کر کے اپنی برتری ثابت کی جائے۔

بہر حال مسلمان ممالک کی کمزوری ہے اور اپنی تعلیم کو بھولنا ہے جو غیروں کو اتنی جرأت ہے کہ ایک ملک کی حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ یو این او شام پر حملہ کرنے کی اجازت نہ بھی دے تب بھی ہم حملہ کریں گے، یہ ہمارا حق ہے۔ اور حق کی دلیل نہایت بچگانہ ہے کہ یو این او ہماری فارن پالیسی کو dictate نہیں کروا سکتی۔ یہاں فارن پالیسی کا کہاں سے سوال آ گیا؟ جب دشمن کی دشمنی اتنی حد تک بڑھ جائے کہ آنکھوں پر پٹی بندھ جائے تو بظاہر پڑھے لکھے لوگ بھی جاہلانہ باتیں کرتے ہیں۔ ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں کہ بڑے عقلمند لوگ ہیں لیکن جاہلوں والی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تم ہزاروں میل دور بیٹھے ہو، تمہارا اس معاملے سے کچھ تعلق بھی نہیں ہے، اگر تعلق ہے جو ہونا چاہئے تو یو این او کا کہ یہ لوگ اُس معاہدے میں، یو این او کے چارٹر میں شامل ہیں۔ کسی انفرادی ملک سے نہ معاہدہ ہے، نہ لینا دینا ہے۔ جس ملک میں فساد ہے اُس سے براہِ راست بھی کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ یہاں فارن پالیسی کا کہاں سے سوال آ گیا۔ بہر حال یہ منطق مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔ یہ تو ضد بازی ہے اور ڈھٹائی ہے اور اپنی برتری ثابت کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ دنیا کے امن اس طرح قائم نہیں ہوتے۔ امن قائم کرنے کے لئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہوتے ہیں اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اسلام کی تعلیم جیسی اور کوئی خوبصورت تعلیم نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دُور نہ لے جائے۔ اس حوالے سے بار بار مَیں نے دنیا کے لیڈروں کو توجہ دلائی ہے کہ اگر اس طرح کیا جائے تو پھر امن قائم ہوتا ہے۔ اس آیت کی تعلیم سے جو مَیں نے پڑھی ہے اگر یو این او اس اصول پر انصاف قائم کرے تو انصاف قائم ہو گا۔ جہاں ظلم دیکھیں تمام ممالک مشترک کوشش کریں، یہ نہیں ہے کہ کسی کو ویٹو کا حق ہے اور کسی کو اپنی مرضی کرنے کا حق ہے۔ یہاں کسی ایک ملک کی فارن پالیسی کا سوال نہیں ہے۔

پھر ایک ملک کہتا ہے کہ ہم شام میں امن قائم کرنے کے لئے زمینی فوجیں تو نہیں بھیجیں گے لیکن ہوائی حملے کریں گے۔ یعنی اس شہر اور ملک کو مکمل طور پر کھنڈر بنا دیں گے جیسے پہلے بنایا تھا۔ معصوموں کو بھی ماریں گے، بچوں کو بھی ماریں گے، عورتوں کو بھی ماریں گے جس طرح عراق اور لیبیا میں کیا تھا۔ وہاں کیا حاصل ہوا ہے جو یہاں حاصل ہو گا۔ شہر کھنڈر بن گئے اور امن ابھی تک قائم نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ان کے توڑ بھی کئے ہوئے ہیں۔ رشیا کے پرائم منسٹر صاحب نے کل ہی بیان دیا ہے بلکہ شاید آرٹیکل لکھا ہے کہ یہ کوئی انصاف نہیں ہے جو تم انفرادی طور پر فیصلے کر رہے ہو۔ اگر یہی فیصلے اس طرح کرنے تھے تو پھر یو این او کس لئے بنائی تھی؟ انہوں نے بڑے واضح طور پر لکھا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو یو این او کا حشر بھی لیگ آف نیشنز کی طرح ہو گا۔ اور یقیناً اُس نے صحیح کہا ہے۔

پھر عوام کے حق کے حوالے سے مصر میں حکومت کو الٹا دیا۔ کہا یہ گیا کہ عوام کے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور حکومت اپنے آپ کو بچانے کے لئے بے دردی سے عوام کو قتل کر رہی ہے۔ یقیناً یہ سچ ہے کہ حکومت کا یہ رویّہ غلط تھا لیکن مصر میں حکومت گرانے کے بعد جو حکومت آئی، وہ شدت پسندوں اور مذہبی جنونیوں کی حکومت تھی۔ پھر بڑی طاقتوں کو فکر پیدا ہوئی کہ اب کیا ہو گا؟ امریکہ میں ایک بڑے اخبار کے جرنلسٹ نے مجھے سوال کیا کہ اب مصر میں اس کے بعد امن کے قیام کے کیا امکانات ہیں؟ تو میں نے اُسے یہی کہا تھا کہ تم لوگوں نے شاید اپنا اثر قائم کرنے کے لئے حکومت کو الٹوا دیا تھا لیکن تمہارے اندازے کی غلطی ہو گئی۔ اور جو لوگ آئے ہیں وہ نہ تمہاری مرضی کے ہیں، نہ وہاں کی عوام کی مرضی کے ہیں۔ یعنی اکثریت عوام کی اُن کے خلاف ہے۔ ایک چنگاری ابھی بھی سلگ رہی ہے اور تم دیکھنا کہ چند مہینوں تک دوبارہ اسی طرح خون بہے گا جس طرح پہلے بہہ چکا ہے۔ لیکن میرے اندازے سے بہت پہلے یہ خون بہہ گیا۔ گزشتہ دنوں کے مصر کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS LJ SIGN OF PURITY
Since 1948

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
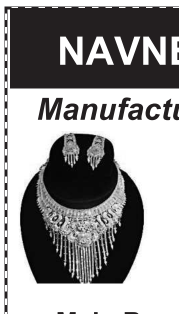
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مسلمان ممالک میں بے چینی کی جو بھی وجوہات ہوں، عوام کی طرف سے جائز بھی ہوں گی لیکن جب بڑی طاقتیں غلط رنگ میں دخل اندازی کریں گی تو فساد پیدا ہوگا۔ میں نے 2011ء کے شروع میں جب اس بارے میں خطبات دیئے تھے تو واضح کیا تھا کہ مسلمانوں کے ان حالات کی وجہ سے امن کے نام پر بڑی طاقتیں جو بھی ظاہری اور خفیہ حکمتِ عملی وضع کریں گی وہ آخر کار مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والی ہوگی۔ کبھی یہ طاقتیں اپنے مفادات کو متاثر نہیں ہونے دیں گی۔ اور اب یہ دیکھ لیں کہ حسنی مبارک کے زمانے میں جو خون خرابہ ہوا ہے اُس میں عوام کی حمایت کی گئی، اُسے ہٹایا گیا اور کوشش کی گئی، بڑا پراپیگنڈہ ہوا۔ لیکن جب دوسری حکومت نے مفادات کا خیال نہ رکھا اور فوجی حکومت آ گئی اور اُس نے پہلے سے بھی زیادہ خون بہایا تو اُس وقت کسی نے عوام سے ہمدردی کا اظہار نہیں کیا، نہ کوئی کوشش کی۔ آخر یہ دوعملی ہے، یہ فرق ہے۔

بہر حال مسلمان ممالک کی حکومتوں کو اب بھی غیرت دکھانی چاہئے اور اپنے ذاتی مفادات سے بڑھ کر امّتِ مسلمہ کے مفادات کو دیکھنا چاہئے۔ لیکن یہ اُس وقت ہوگا جب دلوں میں تقویٰ پیدا ہوگا، حکومت کرنے والوں کے دلوں میں بھی اور عوام کے دلوں میں بھی۔ یہ اُس وقت ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کے ساتھ آپ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہوگی۔ یہ اُس وقت ہوگا جب حاکم بھی اور رعایا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد کو محسوس کرتے ہوئے آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے چند ارشادات پیش ہیں جو حاکموں کو بھی اُن کے رویوں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور عوام کو بھی۔ پہلے حاکموں کے بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اُس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ اُن میں سے اول امامِ عادل ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الحدود باب فضل من ترک الفواحش حدیث نمبر 6806) یعنی عدل کی یہ اہمیت ہے۔

پھر حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اُس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دُور ظالم حاکم ہوگا۔ (سنن الترمذی کتاب الاحکام باب ماجاء فی الامام العادل حدیث 1329)

پھر ایک روایت میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے، وہ اگر لوگوں کی نگرانی اپنے فرض کی ادائیگی اور اُن کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اُس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح۔ حدیث 7151)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنا تھا۔ یہ دعا کی قسم ہی بنتی ہے ایک۔ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میری امت میں سے جسے بھی کسی معاملے کا ولی الامر بنایا گیا اور اُس نے اُمّت پر سختی برتی تو تُو بھی اُس کے ساتھ سختی کا سلوک فرمانا اور جسے میری اُمّت کے کسی معاملے کا ولی الامر بنایا گیا اور اُس نے اُمّت پر نرمی کی تو تُو بھی اُس پر نرمی کرنا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل و عقوبۃ الجائر ......حدیث نمبر 4722)

تو یہ ہیں حُکّام کے سوچنے کی باتیں، سربراہوں کے سوچنے کی باتیں کہ اللہ کا سایۂ رحمت اگر چاہئے، مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو یقینا یہ خواہش بھی ہوگی، تو پھر انصاف کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اگر بننا ہے تو ظلم بند کرنا ہوگا، ذاتی مفادات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کرنے ہوں گے۔ اگر جنت میں جانے کی خواہش ہے تو بِلا تفریق ہر ایک کی خیر خواہی کرنی ہوگی ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ تمہاری جگہ ہے۔ اور پھر یہ جو آخری حدیث ہے، یہ دعا ہے کہ اے اللہ! جو سختی کرنے والا امیر ہے اُس پر سختی کر اور جو نرمی کرتا ہے تُو اُس پر نرمی کر۔ یہ دعا تو ایک ایمان رکھنے والے کو لرزا کے رکھ دیتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارے جو مسلمان حکمران ہیں ان کو عقل آئے اور یہ سوچیں اور سمجھیں۔

پھر عوام کو آپؐ نے کیا حکم دیا کہ حکمرانوں کے ساتھ تم نے کیسا سلوک کرنا ہے، کیا رویہ رکھنا ہے؟

حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہؓ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ تمہاری حق تلفی کر کے دوسروں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ نیز ایسی باتیں دیکھو گے جن کو تم برا سمجھو گے۔ یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اُس وقت کے حاکموں کو اُن کا حق ادا کرو۔ (یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود حاکموں کو اُن کا حق ادا کرو) اور تم اپنا حق اللہ سے مانگو۔

(صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی امورا تنکرونہا حدیث 7052)

پس یہ ہڑتالیں اور خون خرابہ جو ہے، یہ حقوق لینے جو ہیں اس کی تو اجازت نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے حق مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے فیصلے فرماتا ہے کہ دنیا کی نظر بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی۔

پھر ایک روایت میں ہے، ایک صحابی نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں مگر ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ (مجھ سے بھی جو عرب دنیا کے احمدی ہیں وہ پوچھتے رہتے ہیں) تو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ اُس نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ آپ نے پھر اعراض کیا۔ اُس نے دوسری یا تیسری دفعہ پھر اپنا سوال دہرایا جس پر اشعث بن قیس نے اُنہیں پیچھے کھینچا۔ یعنی خاموش کروانے کی کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سوال پسند نہیں آیا تم پیچھے آ جاؤ، نہ کرو یہ سوال۔ تب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے حالات میں اپنے حکمرانوں کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔ جو ذمہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے اُن کا مؤاخذہ اُن سے ہوگا اور جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ تم سے ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فی طاعۃ الامراء وان منعوا الحقوق حدیث نمبر 4782)

پھر ایک حدیث ہے۔ جنادہ بن ابی امیہ نے کہا کہ ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے۔ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا اللہ تمہارا بھلا کرے۔ ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنی ہو، اللہ تم کو اُس کی وجہ سے فائدہ دے۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا۔ ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت میں ہمیں ہر حال میں خواہ خوشی ہو یا ناخوشی، تنگی ہو یا آسانی ہو اور حق تلفی میں بھی یہ بیعت لی کہ بات سنیں گے اور مانیں گے۔ آپ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہ کریں سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اُن کو کفر کرتے دیکھو جس کے خلاف تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ......حدیث 4771)

کفر ایسا جس کی دلیل واضح طور پر موجود ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ کفر کے فتوے لگا دیئے جس طرح آجکل کے علماء لگا دیتے ہیں۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، (حدیث قدسی ہے) کہ اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے اور تمہارے درمیان بھی اُسے حرام کر رکھا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الآداب باب تحریم الظلم حدیث 6572)

پس اگر خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ سے بچنا ہے تو اپنے فرائض ادا کرتے رہو، باقی حُکّام کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے اور دعاؤں میں لگے رہو۔

اور پھر اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا حُکّام کا جو کفر ہے، یہ بھی واضح شرعی احکام کی واضح طور پر خلاف ورزی ہو تب نہیں ماننا۔ اپنی توجیہات نہیں دینی۔ جس طرح پاکستان میں مثلاً احمدیوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کلمہ نہیں پڑھنا، نماز نہیں پڑھنی، سلام نہیں کہنا۔ ہم مسلمان ہیں ہم یہ کہتے ہیں اور یہ ہمیں روکنے والے یہ شریعت کے احکام کی، قرآنِ کریم کے احکام کی خلاف ورزی ہم سے کروانا چاہتے ہیں، وہ نہیں کرنی۔ اس کے علاوہ جو ملکی قانون ہیں اُس کی پابندی کرنی ہے۔

پس تمام تعلیم کا خلاصہ یہ آخری حدیث میں ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ نہ حکام رعایا پر ظلم کریں، نہ رعایا حُکّام سے اپنا حق لینے کے لئے اُن پر کوئی ایسی کارروائی کرے جس سے ظلم ثابت ہوتا ہو۔ اب یہ کام حُکّام اور رعایا دونوں کا ہے کہ دیکھیں کیا وہ اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا حُکّام جو ہیں انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو چھو رہے ہیں؟ کیا اپنے ہر فیصلے پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اُس کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ اسی طرح کیا رعایا جو ہے سوائے کسی حاکم کے خدا تعالیٰ کے واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے کے حکم کے، جو باقی احکام ہیں اُس پر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہہ کر عمل کرنے والی ہے؟ کیا ظالم حکمرانوں کے خلاف صرف اپنے رب کے سامنے رونے والے ہیں؟ اگر آج کوئی یہ کرنے والے ہیں تو شاید احمدیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ اگر نہیں تو

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ کی سچی معرفت جس کی گرمی سے گناہ کا کیڑا ہلاک ہوتا ہے، اسلام میں ملتی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ہم پھر اس حالت میں اور اس زمانے میں واپس چلے جائیں گے جو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا زمانہ تھا۔ اور مسلمانوں پر یہ زمانہ آنا بھی تھا۔ قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانے میں بھی ایسے حالات ہی پیدا ہونے تھے۔ پس مسلمان حکمرانوں کو بھی اور رعایا کو بھی اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فسادوں کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو تلاش کریں اور اُس کے دامن کو پکڑیں۔ شام کے لوگ خاص طور پر اور مسلمان عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صرف اسی الہام پر غور کر لیں کہ ’’بَلَاءُ دِمَشْق‘‘ (تذکرہ صفحہ نمبر 603 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) تو اُن کو پتہ چل جائے گا کہ یہ پیشگوئی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے، اُس کی بات سنیں ورنہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے علاوہ کوئی اور نہیں جو رہنمائی کرنے والا ہے۔ ملکوں کے ان رویوں کی وجہ سے جو مذہبی شدت پسند تنظیمیں ہیں یا مذہب کے نام پر اپنی حکومتیں قائم کرنے والی جو تنظیمیں ہیں، یہی فائدہ اُٹھائیں گی اور پھر جو آپس میں قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گا وہ تصور سے بھی باہر ہے۔

خدا تعالیٰ مسلمان رہنماؤں کو بھی عقل دے اور عوام کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے اس مضمون کو سمجھیں کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدة:3) کہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرنے والے ہوں۔ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں، محبت کے پھیلانے والے ہوں، دلوں کو جیتنے والے ہوں۔

حکومت جو ہے کبھی دلوں کو جیتے بغیر نہیں ہو سکتی۔ عوام کے حق ادا کئے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ہر مسلمان لیڈر کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں کہ ایک زمانہ تو وہ تھا کہ جب عیسائی عوام مسلمان حکومت کے عدل و انصاف کو دیکھ کر یہ دعا کرتے تھے کہ ہمیں عیسائی حکمرانوں سے جلد چھٹکارا ملے اور ہم پھر مسلمانوں کی حکومت کے زیرِ سایہ آجائیں اور کہاں آج یہ زمانہ ہے کہ مسلمان مسلمان سے بے انصافی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:30) کے بجائے گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ مسلمان عیسائی ملکوں میں امن سے رہنے کے لئے، پناہ لینے کے لئے دوڑ رہے ہیں، انصاف کے حصول کے لئے دوڑ رہے ہیں، آزادی سے رہنے کے لئے دوڑ رہے ہیں۔ کاش کہ مسلمان ممالک کے حکمران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خدا کرے کہ کسی طرح ان تک ہمارا یہ پیغام پہنچ جائے۔ اسی طرح مغربی ممالک اور بڑی طاقتوں تک بھی یہ پیغام پہنچ جائے جو مَیں نے بتایا۔ جو کہ جیسا میں نے کہا کہ پہلے بھی مختلف ذرائع سے پہنچا چکا ہوں کہ بعید نہیں کہ شام کے خلاف جو کارروائی ہے، یہ ملک سے نکل کر دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پس ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا اپنے ملک سے وفا کا یہ تقاضا ہے اور خاص طور پر ہر وہ احمدی جوان مغربی ممالک میں رہ رہا ہے کہ ان سیاستدانوں کو آنے والی تباہی سے ہوشیار کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حاکموں اور رعایا کو اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ خانہ جنگی کو ختم کر کے اس تباہی سے بچیں۔ یورپ اور مغرب کے حکمرانوں کی بھی آنکھیں کھولے کہ وہ عدل اور انصاف سے کام لیں اور ظلم سے بچیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے ملک کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور کسی ملک کی مدد ذاتی مفادات کے لئے نہ ہو، بلکہ حق کی ادائیگی کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو ان حالات کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر شام میں تو بہت سارے احمدی متاثر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں ایک انذاری الہام فرمایا تھا کہ ’’بلاءِ دمشق‘‘ تو جلد اس خوشخبری والے الہام کو بھی پورا فرما دے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا فرمائے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ يَدْعُوْنَ لَكَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ یعنی تیرے لئے شام کے ابدال دعا کرتے ہیں اور عرب سے اللہ کے بندے دعا کرتے ہیں۔

(تذکرہ صفحہ نمبر 100 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ سارا عرب جلد سے جلد مسیح محمدی کے جھنڈے تلے آنے والا ہو تا کہ عرب دنیا کی بے چینی جسے دنیا نے عرب سپرنگ (Arab Spring) کا نام دیا ہوا ہے یہ دنیاوی نہیں بلکہ روحانی فیض کا چشمہ بن جائے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے دعائیں کرنے والے بن جائیں اور آپ کے ساتھ جڑ کر اسلام کی حقیقی تعلیم کو جو پیار اور محبت اور امن کی تعلیم ہے، دنیا میں پھیلانے والے بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہماری ذمہ داریاں سمجھنے اور اُنہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت جذب کرنے والے ہوں اور دنیا کی حق کی طرف ہمیشہ رہنمائی کرتے رہنے والے ہوں۔ امن اور انصاف کو قائم کرنے والے ہوں اور اس تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی جنگ کی ہولناکیوں اور تباہیوں سے بچائے۔

❁❁❁

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا Tool Free نمبر

1800 3010 2131

ملکی رپورٹیں

کوٹھی دارالسلام میں نئی مسجد و فلیٹس کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان دارالامان میں تعمیراتی کاموں کا سلسلہ روز بروز ترقی پر ہے۔ پرانی عمارتوں کی رینویشن کے ساتھ ساتھ توسیع مکانات کے کام بھی ہو رہے ہیں جس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی پیشگوئی **وسع مکانک** نئی شان سے پوری ہو رہی ہے۔

کوٹھی دارالسلام میں ۴۰ فیملی کوارٹروں اور ۱۲ فلیٹس کی تعمیر کے بعد واقفین کیلئے اب مزید ۶ فلیٹ تیار ہوں گے جس کے سنگ بنیاد کیلئے ایک مختصر سی تقریب مورخہ ۲۲/اکتوبر ۲۰۱۳ء کو نظارت تعمیرات کے زیر انتظام منعقد کی گئی۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر سب سے پہلے فلیٹس کی عمارت کیلئے اور بعد ازاں کوٹھی دارالسلام کے احاطہ میں ہی نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ چنانچہ محترم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب انچارج انڈیا ڈیسک اور پھر محترم ناظر اعلیٰ صاحب و دیگر ناظر اور وکلاء ناظم صاحبان اور نائب ناظران و افسران صیغہ جات اور موقعہ پر موجود درویش محترم غلام قادر صاحب نے بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے اجتماعی دعا کروائی۔ آخر پر حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ یہ مسجد 40X80 فٹ کی ہوگی۔ جس میں تین صد کے قریب احباب نماز ادا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ۔ نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان)

تربیتی اجلاسات

❁ ۔ ۷/اکتوبر بروز سوموار بعد نماز مغرب و عشاء بمقام شاستری نگر زیر صدارت مکرم صدر جماعت جمشید پور ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم معلم سلسلہ و خاکسار کی تقریر ہوئی۔ بعدہ صدر اجلاس کی تقریر و دعا کے ساتھ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ اس اجلاس میں دو غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اللہ ان کو حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ۔ ۲۰/اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عصر حلقہ ٹیلکو میں مکرم سید خلیل احمد صاحب کے مکان پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد ۳ تقاریر تربیتی امور پر کی گئیں آخر میں صدر اجلاس مکرم نیک محمد صاحب کی تقریر و دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم خان شاہد مربی سلسلہ جمشید پور)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

...انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات اور مختلف امور سے متعلق سوال و جواب۔

...انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔سینکڑوں احباب نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

شمع خلافت کے یہ پروانے دُوردراز کے علاقوں سے کٹھن مسافتیں طے کر کے سنگاپور پہنچے۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

28 ستمبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طہٰ'' تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصول ہونے والی ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انڈونیشین مہمانوں کے ساتھ ملاقات

انڈونیشیا سے جو غیر از جماعت مہمان استقبالیہ تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے ان میں سے اکثر نے بڑی شدّت سے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ایک دن مزید قیام کر کے اور حضور انور سے باقاعدہ ملاقات کر کے،مل کر واپس جانا چاہتے ہیں۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آج صبح انہیں وقت عطا فرمایا۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طہٰ تشریف لائے اور ان غیر از جماعت مہمانوں (جن کی تعداد 21 تھی) کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیا ہے اس لئے آج آپ یہاں آئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں ہر آدمی امن،سکون چاہتا ہے، پُرامن معاشرہ چاہتا ہے۔ہم ہر جگہ امن کا پیغام دیتے ہیں اور امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

دنیا میں امن اور عدل کے قیام کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مَیں نے کیپیٹل ہِل امریکہ میں، امریکن کانگریس مین اور سینیٹرز اور دوسرے حکام کو جو ایڈریس کیا تھا اُس میں اُن کو واضح طور پر کہا تھا کہ اگر تم دنیا میں امن چاہتے ہو تو پھر انصاف اور عدل قائم کرو۔اگر تمہاری نظر ممالک کے تیل پر ہے اور ان کے نیشنل ریسورسز پر ہے تو پھر تم دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو مسلمانوں کا حصہ ہیں، جماعت احمدیہ اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے۔سیریا کے موجودہ حالات کے حوالہ سے مَیں نے دو تین ہفتہ قبل خطبہ جمعہ دیا تھا اور مسلمان حکومتوں کو سمجھایا تھا کہ مسلمان گورنمنٹ کس طرح اپنی ڈیوٹی، ذمہ داری ادا کر سکتی ہے اور اپنے معاملات چلا سکتی ہے اور مسلمان حکومتیں کس طرح اپنا اثر و نفوذ استعمال کر سکتی ہیں۔قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث سے ان کو بتایا تھا۔پس ہم تو توجہ ہی دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے احمدیوں کو کہا ہے کہ مسلمانوں کی تمام لیڈرشپ کو یہ پیغام پہنچاؤ، خصوصاً مسلمان حکومتوں کو بھی اور دوسروں کو بھی یہ پیغام پہنچاؤ۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے عرض کیا کہ میرا تعلق ویسٹ جاوا سے ہے۔انڈونیشیا میں بہت سے علماء اور مشنز جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے، یعنی کسی بھی مسلمان کی طرف سے کوئی ایسا اقدام نہ کیا جائے جو امن کے خلاف ہو۔ ناحق ظلم و ستم اور ایک دوسرے کو مارنے کی تعلیم دینا یہ سب اسلام کے خلاف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ "لا اِلٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ" کہنے والے کو کافر نہ کہو۔ بلکہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ جو صرف لا الٰہ الّا اللہ کہتا ہے وہ بھی مسلمان ہے۔ بلکہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ جو تمہیں سلام کہے اُسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ پس قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو یہ ہے۔لیکن ان مخالفین نے اپنا علیحدہ ہی اسلام بنا لیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ کلمہ تو اُس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس کسی مسلمان کا، کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ جس معاملہ کا تعلق دل سے ہے اس کے بارہ میں فتویٰ دے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں سکالرز ہیں اور جرنلسٹس بھی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی کا حق ہے۔تو پھر اُن مخالف مولویوں سے پوچھیں کہ کیوں وہ جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کلمہ پڑھے اُسے مسلمان کہو، کافر نہ کہو اور خدا کہتا ہے کہ جو سلام کہے اُس کو یہ نہ کہو کہ تُو مومن نہیں ہے۔تو پھر یہ احمدیت کے مخالف لوگ کیوں ان احکام الٰہی سے رُوگردانی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب تو گورنمنٹ اور پولیٹیکل لیڈرشپ بھی مُلّاں سے تنگ ہے۔مُلّاں کے پاس پولیٹیکل پاور نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلام دیا، وہی حقیقی اسلام ہے قرآن کریم ہر جگہ ایک ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی چھ کتب جو صحاح ستّہ کہلاتی ہیں مستند کتابیں ہیں۔ ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اسلام احمدیت سے مختلف ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کی تشریح میں فرق ہے۔

مثلاً اب وہ آیات جو حضرت عیسیٰ کی وفات پر دلالت کرتی ہیں۔ دوسرے مسلمان ان آیات سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہیں اور آسمان پر ہیں اور اپنے وقت پر دوبارہ نازل ہوں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ جو آنے کا وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ تو گزر چکا ہے لیکن جس کا آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کا انتظار تھا وہ تو نہ آیا۔پس ہم کہتے ہیں کہ ان آیات کا یہ مطلب نہیں اور ان کی یہ تشریح نہیں جو دوسرے کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔آپ نے ہرگز دوبارہ واپس نہیں آنا بلکہ آپ کا مثیل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے کسی نے مامور ہونا ہے۔اور قرآن کریم میں اس نئے آنے والے کا ذکر سورۃ جمعہ کی آیت وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ میں ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ پڑھی تو ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ آنے والا شخص عرب نہیں ہوگا۔دوسرے یہ کہ جو آئے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ کہ ہر شخص نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ ہر شخص نے مرنا ہے۔پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔اس لئے اب نہ پرانے نبی نے آنا ہے اور نہ آ سکتا ہے۔اب جس نے آنا ہے وہ نیا ہی ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔ چونکہ وہ صاحبِ شریعت نبی نہیں ہوگا بلکہ غیر تشریعی نبی ہوگا۔کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے نیا آنے والا کسی بھی لحاظ سے آپ کی نبوّت کی مہر کو توڑنے والا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم ان آیات کی یہ تشریح کرتے ہیں اور دوسرے، دوسری کرتے ہیں کہ پرانے نبی نے آنا ہے۔پس فرق صرف تشریح کا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ہمارا قرآن کریم پڑھیں، دوسروں کا شائع ہونے والا پڑھیں۔ایک ہی قرآن ہے۔اسی طرح احادیث ایک ہی ہیں۔ان کے تراجم بھی ایک ہی ہیں۔صرف ان کی تشریح میں فرق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ہماری Volume 5 Commentary پڑھیں۔ آپ جہاں کوئی اختلاف دیکھیں گے، وہیں اس کی تشریح درج ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو سکولوں میں جو دینی، اسلامی تعلیم دی جاتی ہے وہ ایسی ہونی چاہئے جو سب کے لئے ایک ہے اور فرقوں کے اُس تعلیم میں اختلافات نہیں ہیں۔مثلاً قرآن کریم پڑھیں، اس کی تلاوت کریں، اس کا ترجمہ پڑھیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھیں، صحاح ستّہ مستند کتابیں ہیں۔اسی طرح اسلام کی تاریخ پڑھیں۔اگرچہ مختلف فرقے ہیں تاہم اسلام کی تاریخ تو ایک ہی ہے۔ وہ تو تبدیل نہیں ہو سکتی۔ ہاں صرف شیعہ ہیں جو اس تاریخ میں کچھ فرق کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ فقہ کے چار امام ہیں، دینی امور کی تشریحات اور تفاصیل میں ان کے آپس کے فرق ہیں۔لیکن سکولوں میں ان تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہاں صرف وہی تعلیم دی جائے جو بنیادی ہے اور سب فرقوں کی ایک ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے ایک صوبہ میں سکولوں میں اسلامی تعلیم شروع ہوئی ہے۔اس بارہ میں وہاں کی حکومت نے تمام مسلمانوں کو اور مختلف مکتبہ ہائے فکر کو کہا ہے کہ اس بارہ میں اپنی اپنی تجاویز دیں۔ چنانچہ اس پر ہم نے انہیں کہا کہ وہ بنیادی اسلامی تعلیم اور اسلامی تاریخ لی جائے جس پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، کسی کو کوئی Objection نہیں ہے اور سب کے لئے ایک ہی ہے۔حکومت نے ہماری تجویز کو پسند کیا اور اسے قبول کیا۔اب وہ اس صوبہ کے سکولوں میں اِس کے مطابق پڑھا رہے ہیں۔

پاکستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاکستان میں جب احمدی مسلمان تھے تو ایک شہری کی حیثیت سے ووٹ کا حق حاصل تھا۔لیکن جب سے حکومت نے غیر مسلم قرار دیا تو ووٹ کا حق چھین لیا گیا اور اب کہتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان تمہارا ووٹ کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب احمدی تھے۔ اب سکول کے نصاب کی کتب سے ان کا نام نکال کر کسی دوسرے کا نام دے دیا گیا ہے۔پس جو تاریخ ہے اس کو تو نہ بدلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو سال تک تو کوئی فرق نہ تھا۔پس اسلام تو ایک ہی ہے۔کیا انڈونیشیا میں اسلام مختلف ہے، ایران اور سعودی عرب اور اردن وغیرہ میں مختلف ہے اور کیا افریقہ، امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں مختلف ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ مختلف نہیں ہے، ایک ہی اسلام ہے لیکن تشریحات اور مسائل کی تفصیل میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے مختلف فرقے بنے ہوئے ہیں۔اب افریقہ میں اذان دیتے ہوئے کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھاتے کیونکہ وہ امام مالکؒ کے مسلک پر ہیں۔تو کیا وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا، لا اِلٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کہا وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے آگے ہر فرقہ کی تشریحات، تفصیلات اور

فروعات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی قانون کے پابند ہیں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ کسی بھی احمدی نے انتقام لیا ہو۔ یا شہداء کی فیملیز ہیں، ان میں سے کسی نے انتقام لیا ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے پیغام کو جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کا پیغام ہے قبول کرنے کا پراسس ایک لمبا پراسس ہے۔ اگر یہ جنریشن نہیں تو انشاء اللہ العزیز آئندہ نسل اسے قبول کرلے گی اور ہم آئندہ نسل کے دل جیتیں گے۔ مذہب دل کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں مَیں نے لاس اینجلز میں اخبار کے ایڈیٹر کو کہا تھا کہ اگر تم نہیں تو تمہاری اگلی جنریشن کے دل ہم جیتیں گے اور انشاء اللہ العزیز امریکہ میں اسلام پھیلے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ ایک وقت آئے گا اسلام 72 فرقوں میں تقسیم ہوجائے گا اور ایک تہتّر واں فرقہ ہوگا جو ''جماعۃ'' ہوگا اور وہ حق پر ہوگا۔ اور یہ جماعت مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کی جماعت ہوگی اور مسیح موعود علیہ السلام آکر تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم 204 ممالک میں پھیل چکے ہیں، مڈل ایسٹ میں، انڈونیشیا، ملائشیا میں، پاکستان، انڈیا، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں ہر جگہ ہماری مضبوط جماعتیں ہیں اور ہر سال ان ممالک میں بریلویوں، دیوبندیوں، شیعہ اور دوسرے فرقوں اور مذاہب سے لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں داخل ہورہے ہیں اور یہ سب کامیابیاں ایک لیڈرشپ کے تحت ہیں۔

پس آپ اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ایک لیڈرشپ کے تحت آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ''خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ'' قائم ہوگی۔ اور کسی فرقہ کے بارہ میں آپؐ نے ایسا نہیں فرمایا۔ آج آپ ساری دنیا پھرلیں آپ ہر جگہ صرف ایک ہی ''جماعت'' دیکھیں گے جو بحیثیت جماعت کام کررہی ہے اور جماعت کے نام سے معروف ہے۔ اگر اور کوئی جماعت کے نام سے ہوگی تو وہ چند ایک جگہوں میں ہی ہوگی۔ پس آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو ایک لیڈرشپ کے تحت دنیا کے تمام ممالک میں پہچانی جاتی ہے۔ جماعت کا ایک خلیفہ ہے اور ساری جماعت اس خلیفہ کے تحت کام کرتی ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور آدھے سے زیادہ عیسائیوں سے آئے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلافت، حکومت کے معاملات میں دخل نہیں دے گی بلکہ ان کو مذہبی معاملات میں گائیڈ کرے گی۔ خلافت کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خلافت کہیں بھی حکومت کی پاور نہیں لے گی۔ صرف حکومتوں کی رہنمائی کرے گی۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کس طرح داخل ہوگئی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کہتے۔ اس طرح روح تو کسی دوسرے میں داخل نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مَیں تو حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ہوکر آیا ہوں، اس کی روح کے ساتھ نہیں۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کبھی نہیں فرمایا اور نہ ہم کہتے ہیں کہ آپؑ میں عیسیٰؑ کی روح داخل ہوگئی۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

جہاد کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: تلوار کا جہاد اس وقت تھا جب اسلام کے خلاف جنگیں لڑی جارہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ مسیح آئے گا تو جنگوں کا التوا ہوگا۔ اب اس زمانہ میں کوئی حکومت مسلمان مذہب کے خلاف کوئی جنگ نہیں کررہی، کوئی ریلیجیئس وار نہیں ہے۔ اس لئے تلوار کا جہاد بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کبھی ایسا ہوا کہ کوئی حکومت اسلام پر، مذہب پر حملہ آور ہوئی تو پھر جہاد کرنے میں ہم سب سے آگے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال مکّہ میں دشمنان اسلام کے ظلم سہے۔ آپؐ کے صحابہ کرام نے مظالم برداشت کئے، پھر آپؐ نے اور آپؐ کے بعض صحابہ نے مدینہ ہجرت کی تاکہ امن سے رہ سکیں نہ کہ اس لئے ہجرت کی کہ اپنی کوئی فورس بنائیں، کوئی جتھہ بنائیں۔ دوسری طرف مخالفین نے مکّہ میں اپنی ایک فورس بنائی اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور بدر کی جنگ ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ کے لئے تیار نہ تھے۔ مسلمانوں کے پاس چند گھوڑے اور اونٹ تھے اور چند لکڑی کی تلواریں تھیں جب کہ مکّہ سے آنے والی مخالف فوج جنگی ساز وسامان سے لیس تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اِذن اور اجازت سے مسلمانوں نے یہ جنگ لڑی اور مخالفین کا مقابلہ کیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''بعض وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اُس کی مدد کرتا ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کی اجازت اُس وقت دی گئی جب غیر مسلموں نے حملہ کیا اور طاقت کا استعمال کیا اور مسلمان مقابلہ کرنے پر مجبور کردیئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آجکل مخالفین اسلام تلوار نہیں اٹھارہے اور اسلام کے خلاف اسلحہ کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کررہے بلکہ اسلام کے خلاف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو استعمال کررہے ہیں۔ تو اب جہاد یہ ہے کہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھرپور طریق سے لٹریچر پیدا کیا جائے۔ انٹرنیٹ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے استفادہ کیا جائے۔ جو ذرائع مخالفین استعمال کررہے ہیں۔ انہی ذرائع سے اسلام کا دفاع کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں صرف احمدی ہی ہیں جو لٹریچر کے ساتھ، قلم کے ساتھ اور میڈیا کے ذریعہ جہاد کررہے ہیں اور اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ہونے والے حملوں کا جواب دے رہے ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ جب دوبارہ نازل ہوں گے تو نبی کی حیثیت میں نازل ہوں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر پرانا نبی آکر ختم نبوّت کی مہر نہیں توڑتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے آکر کس طرح اس مہر کو توڑتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپؐ پر بکثرت درود بھیجنے سے نبی کا لقب عطا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا خدا تعالیٰ کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے کسی کو نبی بنا کر بھیجے۔ اُس نے بھیجنے کے لئے موسوی امّت سے ہی نبی لیا؟ حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زمین میں دفن ہوں اور مسیحؑ آسمان پر زندہ ہو، یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری تمام تعلیمات open ہیں۔ ہمارا لٹریچر موجود ہے۔ انٹرنیٹ میں، الاسلام ویب سائٹ پر ہمارا سب کچھ موجود ہے۔ ہم جو کہتے ہیں وہ ظاہر بھی کرتے ہیں، اور پیش بھی کرتے ہیں۔ MTA پر ہمارے بہت سے پروگرام آتے ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع شدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض سوالات کرنے والوں کو فرمایا کہ کتاب ''دعوۃ الامیر'' پڑھیں۔ اس میں آجکل کے سوالات کا جواب موجود ہے اور تمام پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا آخری حصہ پڑھیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب غیر احمدی، ہمارے مخالف ہم پر ظلم کرتے ہیں، ہمارے حقوق چھینتے ہیں تو ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ ہم کسی مسئلہ کی وجہ نہیں بنتے۔ جو بھی مسائل اور فساد ہیں ان کی وجہ غیر احمدی ہی بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کسی غیر احمدی سکالر سے پوچھیں کہ ان مسائل کا حَل کیا ہے تو وہ کہے گا کہ ان مسائل کا حَل یہ ہے کہ تمام احمدیوں کو ماردو۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ اپنے عقائد، تعلیم وغیرہ میں کچھ تبدیلی کرلے تو پھر یہ مسائل حل ہوجائیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے آئے ہیں، خدا تعالیٰ نے آپؑ کو مامور کیا ہے تو پھر ہم اپنے عقائد میں تبدیلی کیوں کرلیں۔ گزشتہ 125 سال سے ہم قربانیاں دے رہے ہیں تو کیا ہم خدا سے زیادہ لوگوں سے ڈریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 125 سال قبل ایک آدمی تھا۔ 1908ء میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اس وقت قریباً نصف ملین احمدی تھے۔ اب ہم ایک سو پچاس ملین ہیں۔ ہم کیوں فکر کریں، کیوں خوف کھائیں۔ انڈونیشیا میں ہر سال لوگ احمدیت میں شامل ہورہے ہیں۔ ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں، ہم تو مسلسل بڑھ رہے ہیں تو پھر ہم کیوں کوئی تبدیلی کریں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صرف نبی معصوم ہوتا ہے، نبی کے علاوہ اَور کوئی معصوم نہیں ہوسکتا۔

انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز انڈونیشیا، کمبوڈیا اور سری لنکا سے آئی تھیں۔ مجموعی طور پر 106 فیملیز کے 732 افراد نے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد طٰہٰ میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں انڈونیشیا، بنگلہ دیش، سنگاپور، ملائشیا، پاپوانیوگنی اور ہانگ کانگ سے تعلق رکھنے والی فیملیز اور احباب نے شرف ملاقات پایا۔

مجموعی طور پر 109 فیملیز کے 646 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بہت سی ایسی فیملیاں تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پارہی تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پاکر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہورہا تھا۔ ان کے چہرے خوشی ومسرّت سے معمور تھے۔ ان میں بوڑھے بھی تھے، جوان بھی تھے، خواتین بھی تھیں اور بچے اور بچیاں بھی تھیں۔ ان میں اُن تین شہداء کی فیملیز بھی تھیں جنہیں گزشتہ سالوں میں بڑی بے دردی اور بے رحمی سے شہید کیا گیا تھا۔ پھر ان میں انڈونیشیا کے جزیرہ Lombok سے آنے والی وہ فیملیز بھی تھیں جن کے گھر اور سارا ساز وسامان گزشتہ سالوں میں مخالفین نے آگ لگا کر جلادیا تھا اور یہ اب بھی اپنے گھروں سے بے گھر ہوکر اور اپنی زمینوں سے اور بستیوں سے بے دخل ہوکر ایک دوسرے علاقہ میں عارضی شیلٹر (Shelter) تلے پناہ لینے پر مجبور ہیں کیونکہ مخالفینِ احمدیت ان کو اپنے علاقوں میں واپس جانے نہیں دیتے۔

اپنے پیارے آقا سے مل کر ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے۔ ان کے دل مطمئن ہوئے اور تسکین سے بھر گئے، سارے غم اور تکالیف کافور ہوئیں۔ حضور انور کے بابرکت وجود سے انہیں بہت پیار ملا۔ ملاقات کرکے یہ لوگ جب باہر آتے تو ان کی آنکھیں نم ہوتیں اور بعضوں کی آنکھوں

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سے آنسو بہہ رہے ہوتے۔ بعضوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ہم اپنی زندگی میں خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھیں گے اور حضور سے مل کر باتیں کریں گے۔ اللہ کے فضل نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں یہ دن دکھائے کہ آج حضور انور ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ہم اس قدر خوش ہیں، ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم بیان کرسکیں۔ اللہ ان خوشیوں کو ان کے لئے دائمی بنادے اور یہ سعادتیں ان کے لئے بے حد مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

29 ستمبر بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج انڈونیشیا اور پاپوانیوگنی سے تعلق رکھنے والی 60 فیملیز کے 233 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا کے دست مبارک سے قلم کا تحفہ وصول کیا اور چھوٹی عمر کے بچوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔

کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد طٰہٰ'' میں تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فیملی وانفرادی ملاقاتوں کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سنگاپور کے دوران مختلف شعبوں میں ڈیوٹی کے فرائض ادا کرنے والے احباب، خدام اور لجنہ نے شعبہ وائز ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لجنہ کے درج ذیل شعبوں نے ملاقات کا شرف پایا: Lajna Co-ordinator، شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ رہائش، شعبہ سیکورٹی، شعبہ ڈسپلن ، شعبہ ضیافت، شعبہ رجسٹریشن، میڈیکل لجنہ ٹیم، شعبہ مہمان نوازی، شعبہ رجسٹریشن انڈونیشیا لجنہ، شعبہ ملاقات لجنہ وغیرہ۔

مرد احباب کے درج ذیل شعبوں نے ملاقات کی سعادت پائی۔ شعبہ رجسٹریشن، شعبہ مہمان نوازی، شعبہ سیکیورٹی خدام الاحمدیہ، میڈیکل ٹیم، شعبہ ملاقات ٹیم، شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ رہائش، شعبہ استقبالیہ تقریب آرگنائزنگ کمیٹی۔

اس طرح آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 12 فیملیز اور 24 مختلف شعبوں اور ڈیپارٹمنٹس کے 178 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کا یہ آخری سیشن آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ تمام شعبوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ہر ایک کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اعلان نکاح

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے آئے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل حضور انور کی اجازت سے مکرم حسن بصری صاحب مبلغ سنگاپور نے تین نکاحوں کا اعلان کیا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

شمع خلافت کے پروانے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سنگاپور کے دوران انڈونیشیا اور ملائشیا سے قریباً تین ہزار احباب اپنے پیارے آقا کے دیدار اور حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویت نام، فلپائن، برونائی، پاپوانیوگنی، سری لنکا، بنگلہ دیش، میانمار (برما)، انڈیا، ہانگ کانگ سے بھی بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے سنگاپور پہنچیں۔ علاوہ ازیں جرمنی، ڈنمارک، دوبئ اور عمّان سے بھی بعض احباب اور فیملیز سنگاپور پہنچیں۔ انڈونیشیا سے اس دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے 88 جماعتوں سے قریباً اڑھائی ہزار کے لگ بھگ افراد اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے سنگاپور پہنچیں۔ چند جماعتوں کے نام یہ ہیں:

Bogor, Bontang, جکارتہ، Bandung, Ciherang, Cirebon, Depok, Garut, Kaban, Kawalu, Kemang, Kendari, Lebak, Makassar, Mataram, Paoang, Serang, Serua, Singaparna, Surabaya, Tambun, Yogyakarta, Batam, Papua, Medan, Hinai, Tanjung Bali, Bojong, Lampung, Lombok, Melak, Trisi وغیرہ۔

انڈونیشیاء کی اسّی ((80 جماعتوں اور شہروں اور جزائر سے آنے والے احباب اور فیملیز میں سے بعض نے بڑے لمبے سفر طے کئے اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے شوق میں سنگاپور پہنچے۔

Manokwari West Paplea جماعت سے آنے والی فیملیز تین جہاز بدل کر اور ساڑھے سات گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر طے کرکے سنگاپور پہنچیں۔

جماعت East Kalimantan سے نو افراد پر مشتمل آنے والے قافلہ نے چھ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا اور ساڑھے تین گھنٹے ہوائی جہاز کا سفر طے کرکے سنگاپور پہنچا۔

جماعت Melak سے آنے والے احباب نے بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر کیا اور پھر دو جہاز بدل کر ساڑھے تین گھنٹے مزید جہاز کا سفر طے کیا اور سنگاپور پہنچے۔

North Sumatra سے آنے والے احباب نے پہلے چھ گھنٹے سمندر کے ذریعہ سفر طے کیا پھر مزید بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کرکے یعنی کل 18 گھنٹے کے سفر کے بعد سنگاپور پہنچے۔

جماعت Sintang سے آنے والوں نے پہلے بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا پھر اڑھائی گھنٹے جہاز کا سفر طے کیا اور دو جہاز تبدیل کرتے ہوئے سنگاپور پہنچے۔

جزیرہ North Sulawesi سے آنے والے احباب اور فیملیز نے پہلے چھ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا اور پھر پانچ گھنٹے جہاز کا سفر طے کرکے سنگاپور پہنچیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ Nias (نارتھ سماٹرا) سے آنے والے قافلہ نے پہلے دس گھنٹے بذریعہ سمندر بحری جہاز سفر طے کیا، پھر دس گھنٹے تک بذریعہ سڑک سفر طے کیا۔ اس کے بعد پھر چھ گھنٹے بذریعہ سمندر سفر طے کیا۔ اس کے بعد مزید بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر 38 گھنٹے کا سفر طے کرکے یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے آئے اور پھر اتنا ہی طویل اور تھکا دینے والا سفر کرکے یہ لوگ واپس جائیں گے۔

اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ملاقات سے ان کی ساری تھکاوٹ دور ہوگئی۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک صاحب M . Syarief صاحب نے بتایا کہ میں اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملا ہوں۔ ملاقات کرکے میری ساری مشکلات اور تھکاوٹ دور ہوگئی۔ مجھے اتنی خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں Bangke Island سے 30 گھنٹے کا سفر کرکے یہاں پہنچا ہوں اور اس سفر کا بڑا حصّہ سمندری سفر ہے۔ صرف یہی غرض تھی کہ زندگی میں ایک دفعہ حضور سے مل لوں۔ بس اب یہی خواہش ہے کہ حضور ہمارے پاس انڈونیشیا بھی آئیں۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک دوست بتانے لگے کہ میں نے زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا خواب پورا کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ حضور کے ہاتھ کو بوسہ دے رہا ہوں۔ آج اللہ نے یہ خواب پورا کر دیا۔ میں نے حضور انور کا دیدار کیا اور حضور انور کے دست مبارک پر بوسہ دیا۔ حضور کا چہرہ مبارک پرنُور نظر آرہا تھا۔ آج میں بے انتہا خوش ہوں۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک میاں بیوی نے بتایا کہ ہمارے لئے سب سے قیمتی تحفہ حضور انور سے ہماری ملاقات ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں جس نے محض اپنے فضل سے ملاقات کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور سے ملاقات کے بعد ہمیں سکون اور اطمینان عطا ہوا ہے اور ہماری ساری پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔ تیرہ سال سے ہماری اولاد نہیں ہے۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ مجھے امید ہے اب حضور کی دعاؤں سے ہمارے ہاں اولاد ہوگی۔

جماعت Sosa انڈونیشیا سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ حضور انور سے ملنے کے لئے بڑی تڑپ تھی لیکن میرے پاس رقم نہیں تھی۔ سفر کرنے کے لئے کرایہ بھی نہیں تھا۔ لیکن میں نے عہد کیا کہ ہر صورت جانا ہے اور اپنے آقا سے ملاقات کرنی ہے۔ چنانچہ میرے پاس ایک قطعہ زمین تھا۔ میں نے اُسے فروخت کر دیا اور اُس رقم سے ٹکٹ خرید کر سنگاپور آ گیا۔ اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ ملاقات کی اب میری زندگی کی جو خواہش تھی وہ پوری ہوگئی۔

ملک پاپوانیوگنی سے آنے والے دوست Selamet صاحب نے بتایا کہ قبل ازیں حضور انور کو ہم صرف MTA پر دیکھتے تھے اور حضور انور کے خطبات سنتے تھے۔ آج میری زندگی میں یہ پہلا موقع آیا ہے کہ میں حضور انور سے ملا ہوں۔ اپنی آنکھوں سے حضور انور کو اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ بات کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک دوست Tahir. A صاحب نے بتایا کہ میں ایک عرصہ سے حضور انور کو MTA پر دیکھا کرتا تھا۔ حضور انور سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ آج ملاقات کے بعد مجھے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ فرط جذبات سے ان صاحب سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگے کہ اب بس یہی خواہش ہے کہ ہر روز اپنے آقا کا دیدار کروں اور حضور کی مبارک آواز کو سنتا رہوں۔

انڈونیشیا سے Djumaed صاحب نے بتایا کہ میری اور بیوی کی صرف دو خواہشات تھیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو۔ اور دوسرے ہمیں حج کرنے کا موقع ملے۔ الحمد للہ۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کی پہلی خواہش پوری ہوگئی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور سے ملے ہیں۔ یہ ملاقات ہمارے لئے بہت ہی ایمان افروز ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک نور تھا۔ جس سے ہمیں بہت تسکین قلب ملی اور ہمارا دل اطمینان سے بھر گیا۔ ہمیں اتنی زیادہ خوشی ہے کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔

پھر ملائشیا سے آنے والے پانچ صد سے زائد احباب، فیملیز، مرد وخواتین اور بچے بچیاں بڑے لمبے سفر طے کرکے سنگاپور پہنچے تھے۔

Sabah سے آنے والے 1445 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے پہنچے۔ Perlis سے آنے والی فیملیز نو سو (900 کلومیٹر کا سفر ٹرین کے ذریعہ 22 گھنٹے میں طے کرکے سنگاپور پہنچیں۔ Kuala Lumpur سے آنے والے افراد نو گھنٹے کا سفر ٹرین کے ذریعہ طے کرکے پہنچے۔ اسی طرح جماعت Perak سے آنے والوں نے بذریعہ سڑک چھ گھنٹے اور جماعت Penang سے آنے والوں نے سات گھنٹے کا سفر کیا اور جماعت Selangor سے آنے والی فیملیز نے نو گھنٹے کا سفر بذریعہ ٹرین طے کیا۔ ملائشیا کی آٹھ جماعتوں سے لوگ بڑے لمبے سفر کرکے محض اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے اور چند لمحات اپنے آقا کے قرب میں گزارنے کے لئے پہنچے تھے۔

انڈونیشیا ہو، ملائشیا ہو یا اس ریجن کے دوسرے ممالک ہوں ان ممالک سے آنے والے احباب، فیملیز، مرد وخواتین، بوڑھے، جوان، بچے، بچیاں سبھی جانتے تھے کہ اپنے پیارے آقا کے قرب میں زندگی کے جو چند لمحات، چند ساعتیں گزریں گی۔ وہی ہماری ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور انہی مبارک گھڑیوں کے لئے ہم تھکا دینے والے طویل ترین سفر طے کر کے یہاں آئے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند لمحات گزارے اور برکتیں اور سعادتیں پائیں۔ حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں جو ہمیشہ ان کے گھر کی زینت بنی رہیں گی۔ اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ تحائف حاصل کئے، اپنے آقا کے ہاتھوں کو بوسے دیئے اور جب یہ ملاقات کرکے باہر آتے تو ان کے خوشی سے بھرے ہوئے چہرے اور آنکھوں سے بہنے والے آنسو اور جذبات سے بھرے ہوئے دل، بزبان حال ان کی دلی کیفیت بیان کرتے۔ یہ سبھی بہت ہی خوش نصیب تھے کہ چند گھڑیوں میں بے انتہا برکتیں پا گئے۔ اپنا دین بھی سنوار گئے اور دنیا بھی سنوار گئے۔ اللہ ان برکتوں اور سعادتوں کو ان کے لئے دائمی بنادے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ (آمین) جاری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

❁... کوسوو، البانیا، لاٹویا، میسیڈونیا سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے الگ الگ ملاقاتیں۔ وفود میں شامل افراد کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق محبت اور اخلاص بھرے جذبات اور جلسہ سالانہ سے متعلق نیک تاثرات۔ حضور انور کے زرّیں ارشادات۔ ❁... میسیڈونیا کے وفد کی ایک خوبصورت نظم۔ ❁... Zenit میگزین کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔ ❁... نماز جنازہ حاضر و غائب ❁... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁... تقریب آمین۔ ❁... جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط: آخری: ۱۲)

2 جولائی 2013 بروز منگل

(قسط: ۲)

کوسووو سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

بعدازاں ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ کوسووو سے سات افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا تھا۔

❁... سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممبران سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ بعدازاں **Ilirian Ibrahimi** صاحب نے بتایا کہ وہ دو سال قبل جلسہ پر آئے تھے اور ہر دو دفعہ جلسہ سالانہ ان کے لئے عظیم الشان اور بے حد ایمان افروز تھا۔ موصوف نے بتایا کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں حضور کے پُر معارف خطابات اور تقاریر جلسہ کا روحانی ماحول اور بالخصوص حضور کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے سے انسان اللہ اور اس کے رسول حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ Ilirian صاحب نے اسی سال وصیت کا فارم پر کیا ہے۔ گو کہ وہ چندہ 1/10 کی شرح سے پہلے ہی دینا شروع کر چکے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر Ilirian صاحب نے بتایا کہ وہ مڈل سکول میں mathematics کے ٹیچر ہیں۔ موصوف نے اپنی شادی کیلئے دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ وہ 23 سال کے ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ دو سال قبل حضور سے ملاقات کے دوران انہوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی تھی کہ ان کی بہنیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائیں۔ جلسہ سے واپسی کے دو ہفتوں بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے ان کی بہنوں نے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس بار وہ حضور کی خدمت میں اپنی بہنوں کے مناسب رشتوں کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اچھے رشتے عطا فرمائے۔

Ilirian صاحب نے بتایا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتے ہیں اور حضور جو علوم و معارف سے پُر باتیں بیان فرماتے ہیں ان کیلئے وہ حضور کے بے حد ممنون ہیں۔ اسی طرح انہوں نے حضور انور کے خطبات جمعہ ترجمہ کرنے والوں کیلئے بہترین جزائے خیر کیلئے دعا کی درخواست کی اور جو افراد ابھی تک باقاعدگی سے خطبات سے استفادہ نہیں کر رہے ہیں ان کیلئے بھی دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ خطبات کا البانین ترجمہ شاہد احمد بٹ صاحب مبلغ البانیہ کرتے ہیں۔

❁... کوسووو سے آنے والے وفد کے ایک ممبر **Alban Zeqiraj** صاحب نے بتایا کہ وہ معلم سلسلہ ہیں اور پچھلے سال بھی جلسہ پر آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال اسی کمرہ میں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی شادی کیلئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اُس وقت شادی کے بظاہر کوئی آثار نہیں تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے نہ صرف یہ کہ ان کی شادی ہو چکی ہے بلکہ ان کی اہلیہ امید سے بھی ہیں۔ موصوف نے اپنی اہلیہ کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کی اور دعا کی درخواست کی۔

❁... وفد کے ایک ممبر **Petri Bytyci** صاحب نے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں۔ حضور نے ان سے جلسہ کے تاثرات دریافت فرمائے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ان کا اول تاثر وہی ہے جو Ilirian صاحب بیان کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بات ان کے دل کو چھو گئی وہ یہ تھی کہ انہوں نے جلسہ سالانہ میں چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو مہمانوں کی بے لوث خدمت میں مصروف پایا۔ جہاں چھوٹے بچے بڑی ہی محبت کے ساتھ انہیں پانی پلا رہے تھے تو عمر رسیدہ افراد نہایت ہی اخلاص کے ساتھ ڈائننگ ٹیبلوں کی صفائی کر رہے تھے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا انہیں اس دوران کسی پریشانی کا سامنا تو نہیں ہوا؟ اس پر Petri صاحب نے بتایا کہ انہیں ذرہ بھر بھی پریشانی کا سامنا نہیں ہوا بلکہ اتنی مہمان نوازی دیکھ کر انہیں شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا۔

موصوف نے عرض کیا کہ ان کے والدین اسی سال بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ نیز یہ کہ اب ان کے خاندان میں سوائے ان کی بہن کے جو شادی شدہ ہے باقی سب احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ حضور انور نے ان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ Prishtina شہر کی heating system کے ادارہ میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ باسکٹ بال کے کوچ بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان کا قد باسکٹ بال کیلئے موزوں ہے۔

❁... وفد کے ایک ممبر **Dardan Ramadani** صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ستمبر 2010ء میں بیعت کی تھی اور ان کو اس سال بفضلہٖ تعالیٰ وصیت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کوسووو کی ایک handicapped سوسائٹی میں جاب کرتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ دو سال پہلے جلسہ پر پہلی دفعہ آئے تھے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آیا ان دو سالوں میں انہیں کوئی بہتری نظر آئی ہے یا نہیں؟ اس پر Dardan صاحب نے بتایا کہ تعداد کے لحاظ سے تو بہتری ہے۔ لیکن انتظامی لحاظ سے انہیں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا کیونکہ دونوں جلسے بہترین تھے اور یہ کہ شاید وہ اس سے زیادہ بہتر کا تصور نہیں کر سکتے۔

Dardan صاحب نے بھی اپنی شادی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے ان سے ان کی عمر دریافت فرمائی جس پر موصوف نے بتایا کہ وہ 21 سال کے ہیں۔ اسی طرح موصوف نے بتایا کہ وہ موسیٰ رستمی صاحب مرحوم سابق صدر جماعت کوسووو کی اہلیہ کے بھائی ہیں اور ان کی بہن نے حضور انور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کی اور بتایا کہ وہ اپنی بیٹی Emine Rustemi کے علاج کے سلسلہ میں ایک دن قبل ہالینڈ گئی ہیں۔ انہوں نے بچی کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے بھی حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

آخر پر صمد غوری صاحب مبلغ سلسلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی کہ ہم Montenegro میں احمدیت کی تبلیغ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کامیابی کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

اس کے بعد وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے ختم ہوئی۔

البانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

بعدازاں البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

البانیا سے بارہ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممبران سے تعارف حاصل کیا۔

❁... ایک نوجوان میاں بیوی جنہوں نے ماسٹرز کیا ہوا ہے نے بتایا کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ سارا انتظام، نظم و ضبط بہت اعلیٰ تھا۔ مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ ہم سب بہت خوش ہیں۔ ہم نے جو یہاں دیکھا ہے وہاں جا کر بتائیں گے۔ دو سال قبل بھی ہم آئے تھے۔ واپس جا کر جلسہ کے بارہ میں سب کو بتایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنا ہماری شدید خواہش تھی اور آج ہماری خواہش پوری ہو گئی ہے۔

❁... ایک ممبر نے بتایا کہ یہ جلسہ بہت بڑا تھا۔ بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی طرف جو خطاب فرمایا تھا اس کا ہمارے دلوں پر گہرا اثر ہوا ہے۔ حضور انور نے تربیت کے حوالہ سے باتیں بیان فرمائیں اور کھل کر ہر بات سب کے سامنے بیان کی۔ قرآن کریم سے بتایا اور آیات کی تشریح فرمائی۔

❁... ایک ممبر نے بتایا کہ جہاں سے ہم آئے ہیں وہاں کریمینل (criminal) لوگ بہت زیادہ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ پیغام ان لوگوں تک بھی پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ لوگوں نے ہی پیغام پہنچانا ہے۔ اس پر ممبران نے کہا کہ اب ہمارا فرض ہے اور ہم انشاء اللہ پہنچائیں گے۔

❁... پھر ایک خاتون نے جس نے ماسٹرز کیا ہوا تھا عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں اور بہت متاثر ہوئی ہوں۔ تقاریر بہت اچھی تھیں۔ لجنہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اپنے خاوند کے ساتھ آئی ہوں۔

❁... ایک خاتون نے بتایا کہ میں بھی بہت خوش ہوں۔ گزشتہ سال میرے والد صاحب آئے تھے۔ میری ساری فیملی کیلئے دعا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁... ایک دوست نے بتایا کہ گزشتہ سال جب میں آیا تھا تو میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے لئے دعا کی تو اس کے بعد میرے گھر کی ہر چیز صحیح چل رہی ہے۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔

❁... ایک ممبر نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کیلئے دعا کریں۔ یورپ میں شامل ہو رہا ہے۔ سب اکٹھے ہو جائیں اور ملک کیلئے بہتر ہو۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁... ایک دوست نے بتایا کہ دو سال قبل میرے والد صاحب آئے تھے۔ انہوں نے واپس جا کر جلسہ کے بارہ میں بتایا تھا۔ تو والد صاحب کا پیغام ہی آج مجھے یہاں لے کر آیا ہے اور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل رہا ہوں۔

❁... وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ وہ میونسپل کمیٹی کے وائس

چیئر مین ہیں اور میئر کی طرح ہیں اور جماعت کیلئے کام کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ جس طرح ہم محبت و پیار کے پیغام کو سمجھتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ ہمیں اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ موصوف نے کہا کہ ہمارے ملک میں اس پیغام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں بھی پیار و محبت قائم ہو اور لوگ اس پیغام کو سمجھیں اور امن سے زندگی گزاریں اور رواداری سے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد کرے۔

۞... ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور کب البانیا تشریف لائیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ دعوت دیں گے۔ وفد نے بتایا کہ ہم تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے تیار ہیں۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

البانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

لاٹویا (Latvia) کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک لاٹویا (Latvia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملک لاٹویا سے پانچ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

اس وفد میں چار غیر احمدی پاکستانی نوجوان تھے جو سبھی وہاں یونیورسٹی وغیرہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔ ان میں سے ایک میڈیسن پڑھ رہے ہیں اور کارڈیالوجسٹ بن رہے ہیں۔ ایک کمپیوٹر انجینئرنگ کر رہے ہیں۔ دوسرے دو بھی انجینئرنگ کے شعبہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے فرمایا کہ اچھا ہوا آپ آئے ہیں۔ آپ خود دیکھیں گے تو آپ کو صحیح حقیقت پتہ چلے گی۔ بعض علماء اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کی بجائے بری تصویر پیش کر کے غلط تاثر قائم کرتے ہیں۔ کسی کو ماننا یا نہ ماننا علیحدہ چیز ہے لیکن ماننے والوں کے ساتھ دشمنی کرنا اور گالیاں دینا اور ان پر ظلم کرنا غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین تھے۔ انسانیت کیلئے رحمت ہی رحمت تھے۔ لیکن اگر ہمارے عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اُسوہ کے خلاف ہیں تو پھر ہم آپ کی تعلیم کی نفی کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ میرے پیچھے چلو، میری اتباع کرو، میرے اسوہ اور نمونہ پر تمہارے اعمال ہوں تو پھر خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔ پس اصل یہ ہے کہ انسانیت کی قدریں قائم ہوں۔

ان احباب نے عرض کیا کہ پاکستان میں ہم نے آپ کے بارہ میں بالکل اور سنا تھا اور یہاں آکر بالکل مختلف دیکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے برٹش پارلیمنٹ میں ایڈریس کیا تھا وہ بھی پڑھیں۔ کوئی تو ہے جس نے وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔ اسی طرح یورپین پارلیمنٹ میں جا کر بھی ان کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے بات کی۔ اسلام کی امن کی تعلیم بیان کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لاس اینجلیز (امریکہ) میں ایک پروگرام تھا جس میں امریکہ کے کانگریس مَین، سینیٹرز، مختلف تھنک ٹینک کے نمائندے، ایمبیسڈرز اور دوسرے بہت سارے سرکردہ افراد بھی شامل تھے۔ وہاں جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے بات کی تو ایک ان کا سرکردہ آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ اسلام کی جو تعلیم آپ نے بیان کی ہے کاش ہم سارے یہ تعلیم ہر جگہ بتانے لگ جائیں تو اسلام کی جو خراب تصویر ہے وہ ختم ہو جائے۔ اب ہم کم از کم سر اونچا کر کے تو چل سکتے ہیں۔

اب جب جہاد کے حوالہ سے بات ہوتی ہے تو میں ان کو یہ بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دفاعی جنگ بھی کرنی پڑے تو پھر بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی رہنماؤں کو نہیں مارنا۔ بائبل تو کہتی ہے کہ پھلدار درخت کو نقصان نہیں پہنچانا لیکن اس کے مقابل پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ صرف پھلدار درخت ہی نہیں بلکہ کوئی بھی درخت نہیں کاٹنا۔ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں میں نے کیپیٹل ہل میں ایڈریس کیا تھا اور انہیں واضح طور پر بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ انصاف کرو۔ دوسروں کے اموال کو نہ لوٹو۔ دوسرے کے اموال کو ہڑپ کرنے کیلئے اس پر اپنی نظر نہ رکھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کے پیغام میں ایک طاقت اور جرأت ہے۔ جرأت سے پیغام پہنچایا جائے تو مخالفین مجبوراً اس پیغام کو صحیح سمجھ کر تسلیم کرتے ہیں اور اسلام کا حسین پیغام ان پر اثر کرتا ہے۔

سیاستدانوں اور علماء کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو politicians ہیں ان کو تو مذہب کا پتہ نہیں۔ لیکن جو علماء ہیں ان سب کو تو ممبری کا شوق ہے۔ اگر سارے مسلمان ممالک مل کر انصاف اور عدل کے ساتھ کوئی قدم اُٹھائیں تو کسی ملک کی جرأت نہیں ہے کہ اسلام کے خلاف، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بات کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ علماء جتنا احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر ہر فرقے نے ایک دوسرے کو کافر کہا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل تو پاکستان میں شیعوں کا بھی برا حال ہے۔ ہم پر تو یہ مسلسل ظلم کر رہے ہیں لیکن ہم نے کوئی مقابلہ نہیں کرنا۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ جرم کے بدلہ میں مجرم کو سزا دے۔ اگر ہم جرم اور ظلم کا بدلہ لینا شروع کر دیں تو پھر فساد پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے ہم تو صبر کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور نمونہ پر چلتے ہیں اور آپ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر حکومت ہمیں کہہ دے کہ اپنا دفاع خود کر لو تو پھر ہم اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ ہم بزدل اور کمزور نہیں ہیں۔ لیکن ہم قانون کے پابند ہیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ مولوی کہتے ہیں کہ ہم منہ سے کچھ اور کہتے ہیں اور دلوں میں کچھ اور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک جنگ میں ایک صحابی نے ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا۔ جب اس صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اسامہ! کلمۂ توحید پڑھ لینے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ اس پر صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا۔ اس پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں؟ وہ صحابی کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا تاکہ یہ غلطی میرے نامہ اعمال میں نہ لکھی جاتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کسی مذہب کو برا نہ کہو۔ خدا تعالیٰ تو ہر مذہب اور اس کے بانی کا احترام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

جہاد کی اجازت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا: ’’اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ انکی مدد پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔‘‘ (الحج 41-40)

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اسی طرح تمام مذاہب کی حفاظت کرنے کے لئے بھی اسلام تمام ذرائع بروئے کار لایا۔ یہاں تک کہ جہاں مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی وہاں پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان لشکروں کو انتہائی سخت احکامات صادر فرمائے جن پر عمل کرنا ان پر واجب تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگ میں صرف ان لوگوں سے لڑنا ہے جو کہ جنگ میں براہِ راست شامل ہوئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح حکم دیا کہ کسی بھی معصوم شخص پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے۔ نہ ہی کسی عورت، بچے اور معمر شخص پر حملہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ کسی بھی مذہبی رہنما یا پادری کو اس کی عبادت گاہ میں نشانہ نہ بنایا جائے۔ مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ کسی بھی شخص کو جبری مسلمان نہ بنایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ اگر مسلمانوں کو امن کی خاطر جنگ کرنا پڑے تو عوام الناس میں خوف وہراس نہ پیدا کریں اور نہ ہی عوام الناس پر سختی کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگی قیدیوں کو توجہ دی جائے اور ان کا ایسا خیال رکھا جائے کہ جیسے انسان خود اپنا خیال رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ نہ کوئی عمارت گرائی جائے اور نہ ہی درخت کاٹے جائیں۔ اسلام تو ہر مذہب کا دفاع کرتا ہے اور اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ جہاں تم نے اپنے مذہب کا دفاع کرنا ہے وہاں دوسرے کے مذہب اور معابد، عبادتگاہوں کا بھی دفاع کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر یہ احمدیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دیتے ہیں تو ہماری مساجد جلانے کا تو کوئی حق نہیں ہے۔ اگر تم خدا کے حکموں کے خلاف کرو گے اور ناحق ظلم کرو گے تو پھر خدا کی بھی ایک تقدیر چلتی ہے جو پھر کچھ نہیں چھوڑتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو برداشت کر رہے ہیں۔ لاہور میں ہماری مساجد میں 85 افراد شہید کر دیئے گئے۔ پھر ہر ہفتہ دو ہفتہ بعد کسی احمدی کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ ہم تو صبر سے کام لے رہے ہیں لیکن دوسری طرف خود ان مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ آئے دن سینکڑوں لوگ مارے جا رہے ہیں۔ شیعوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ عراق، شام، افغانستان، فلسطین میں کیا ہو رہا ہے۔ مسلمان لوگ مارے جا رہے ہیں۔ ظلم کی انتہا ہے۔

خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں مسلمانوں کو بڑھاؤں گا اور ان کو غالب کروں گا۔ لیکن ہر طرف مسلمان مارے جا رہے ہیں اور ناکام ہو رہے ہیں۔ اس لئے سوچنے کی ضرورت ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

پس اس آواز کو سننے کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کا پیغام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے۔ یعنی آپ کی ہی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں مسیح اور مہدی علیہ السلام آئے۔ پس اس امام کو قبول کرو اور اس کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اس پر ایمان لاؤ گے، اس کی جماعت میں داخل ہو گے تو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آؤ گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امید ہے آپ سب نے جلسہ سے بھرپور استفادہ کیا ہوگا۔ ان مہمانوں نے بتایا کہ بہت اچھا جلسہ رہا اور بڑا منظم تھا۔ ہم نے اپنی زندگی میں اس سے بڑا اجتماع کبھی نہیں دیکھا۔ بڑا امن تھا۔ ہر طرف محبت و پیار تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 2008ء میں غانا کا جو جلسہ سالانہ ہوا تھا وہ بھی اتنا ہی منظم تھا اور اس میں ایک لاکھ کی حاضری تھی۔ دنیا میں جہاں بھی احمدی بستے ہیں خواہ وہ کسی بھی قوم سے ہوں سب کا ایک ہی مزاج

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

ہے۔ ملاقات کے آخر پر ان مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ لاٹویا کے اس وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا ایک بجے تک جاری رہی۔

میسیڈونیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک میسیڈونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر میسیڈونیا سے 53 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی جن میں 11 عیسائی احباب، 10 غیر احمدی مسلمان اور 22 احمدی احباب شامل تھے۔ اس وفد میں شامل اکثر احباب نے پہلی بار جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ تمام لوگوں نے جلسہ کے پروگرام، انتظامات، رہائش اور مہمان نوازی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ عیسائیوں نے اسلام کی بہترین تصویر دیکھی۔ اسلام کا تعارف حاصل کیا اور کئی غلط فہمیاں دور کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران 6 عیسائی خواتین نے دوپٹے لئے ہوئے تھے۔ لباس سے وہ بظاہر مسلمان لگ رہی تھیں۔ جلسہ کے تین دن تمام عیسائی عورتوں نے دوپٹے اوڑھے رکھے اور خاص اسلامی لباس کا اہتمام کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں زیادہ تعداد میں نظر آ رہی ہیں۔ نیز فرمایا کہ یہ بہت اچھی بات ہے۔ چونکہ انہوں نے اگلی نسل کی تربیت کرنی ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ مرد مذہب میں دلچسپی نہ لیں۔ ان پر بھی فرض ہے کہ وہ مذہب میں دلچسپی لیں۔

❁... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک مہمان Dimitrovski Ljupcho صاحب نے بتایا کہ وہ Berovo شہر کے job office کے افسر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے قیام کے دوران رہائش بہت اچھی تھی۔ جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئے ہیں۔ یہاں ہر چیز ایک نظام کے تحت ہو رہی تھی۔ بہت اچھا لگا۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد تک تمام موجود افراد ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے۔ ہر ایک کی ضرورت کا خیال رکھا جا رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات ان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والے اتنی بڑی تعداد میں سے انہیں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

موصوف نے کہا کہ ان کے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ احمدی لوگ علم حاصل کرنے میں بہت آگے اور قلم کے ذریعہ اپنا دفاع کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ آپ یقیناً امن پسند اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ مسلمانوں اور عیسائیوں میں امن چاہتے ہیں۔ آپ نوجوانوں میں تعلیم کو پھیلانے کیلئے عورتوں، مردوں میں میڈل تقسیم کرتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ نیز آپ کی جماعت کے مبلغین ساری دنیا میں یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں اور وہ لوگ جو مسلمان نہیں وہ بھی اس تعلیم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ دنیا میں بعض مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے مسائل کھڑے کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے مقابل جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے کہ وہ دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ زندہ رہنا جانتی ہے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کو اپنے قریب کریں اور انہیں تعلیم دیں کہ وہ مذہب کے ذریعہ سے محبت کو پھیلانے والے ہوں۔

❁... **Traja Emilija (تراجہ ایمی لیجا) صاحبہ ایک عیسائی خاتون ہیں جو انگریزی زبان کی پروفیسر بھی ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ** جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ ہر چیز ایک نظام کے تحت منظم طریق پر ہو رہی تھی۔ چھوٹے بچوں سے لیکر بڑی عمر کے افراد تک سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے جس سے نظر آیا کہ آپ کی جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔

یہاں آ کر حضور کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام کیا ہے۔ اسلام کا مطلب ہے محبت، عزت افزائی اور سب کیلئے امن۔

موصوفہ نے کہا اس جلسہ نے ہمیں بدل کر رکھ دیا ہے اور ہم اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

❁... **میسیڈونیا سے ایک ڈاکٹر Orham (اورہان) صاحب ہیں جو وفد کے ساتھ جلسہ پر آئے تھے۔ جلسہ پر آنے سے قبل انہوں نے بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ انہوں** نے کہا کہ میں پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہوں۔ بلقان اور مقدونیہ میں گزشتہ لڑی جانے والی تین جنگوں کے زخمیوں کی خدمت کی توفیق ملی ہے اور قومیت کے فرق کے بغیر میں نے لوگوں کی خدمت کی ہے۔ یہاں جلسہ سالانہ پر بھی میں نے دیکھا کہ مختلف قوموں کے افراد میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں تھا اور جب جلسہ سالانہ کے دوران حضور کی تقریر سن رہا تھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے اپنی اصلی جگہ مل گئی ہے اور یہ کہ اب مجھے اس تبدیلی سے گزرنا ہوگا۔ میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا اور جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے میں جماعت میں شامل ہو گیا۔

موصوف نے کہا: میں حج پر بھی گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ مسلمان کیا ہوتے ہیں۔ وہاں تو میں نے اسلام کے خلاف سیاست ہی دیکھی ہے۔ ان کے ساتھ دل مطمئن نہیں ہو سکتا اور جماعت جو ریفارم پیش کرتی ہے یہ بہت اچھا ہے۔ جماعت کسی کو اسلام سے نہیں نکالتی بلکہ اسلام میں اسے مضبوط کرتی ہے۔ اب میں نے احمدیت قبول کر لی ہے اور میرے لئے یہی صراط مستقیم ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوئی کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ مختلف ملکوں سے آئے ہیں اور میں نے ان میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا۔ میں نے صرف محبت، انسانیت اور بھائی چارہ ہی دیکھا ہے۔ میں نے حکومت کی طرف سے ایک بھی پولیس والا نہیں دیکھا جو یہ ظاہر کر رہا تھا کہ پولیس کی ضرورت ہی نہیں۔ اگرچہ میں مسلمان ہوں لیکن بعض امور جو حضور انور نے پیش فرمائے ہیں قبل ازیں کسی مولوی سے نہیں سنے۔ یہ سب کچھ اتنا واضح تھا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اب آپ کے ساتھ ہوں۔ جب مجھے علم ہوا کہ ایک خلیفہ موجود ہیں تو میں سمجھا کہ مجھے راستہ مل گیا ہے کیونکہ ہمیں خلیفہ اور راہنما کی ضرورت ہے۔ جب ہر جگہ ہر کام میں ایک افسر ہوتا ہے پھر مسلمان کیوں خلیفہ سے محروم ہیں۔

آخر میں انہوں نے کہا: اب میری خواہش ہے کہ پہلے میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کروں اور پھر اپنی اولاد اور فیملی کو جماعت میں لاؤں اور میرے بچے اس راستہ پر چلیں۔ ماں باپ کی حقیقی خوشی یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد صحیح راستہ پر چلے۔

حضور انور نے فرمایا کہ استقامت کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ یہ کام کرنا پڑتا ہے اور حضور انور نے ان کی اولاد کے لئے دعا کی۔

❁... **اس کے بعد ایک نوجوان 'بائیریم' (Bajram) نے بتایا کہ وہ نئے احمدی ہیں۔**

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ان کے دادا غیر احمدی مولوی ہیں اور ان کی طرف سے ان کی قبولِ احمدیت پر بہت مخالفت کی گئی اور انہیں اس مخالفت کی وجہ سے چھ ماہ کے لئے گھر سے بھی نکلنا پڑا لیکن یہ ثابت قدم رہے۔ بعد میں ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ علم پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ چھوٹے بڑوں سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ عزت کے دائرہ میں رہ کر قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ سے اپنے دادا اور دوسرے عزیزوں کو سمجھائیں کہ امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں۔ اس کے بعد اس نوجوان نے عرض کی کہ ہم نے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے ایک نظم تیار کی تھی لیکن ان کو جلسہ کی انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ملی تھی۔ اب اگر حضور انور اجازت دیں تو وہ نظم سنانا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی خوشی کے ساتھ نظم پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بائیرم صاحب نے یہ نظم پڑھنی شروع کی جو ایک گروپ کی صورت میں تھی۔ خواتین، بچے اور مرد سب مل کر اس نظم کو پڑھ رہے تھے۔

حضور انور کی خدمت میں اس نظم کا اردو ترجمہ پیش کر دیا گیا جو حضور انور ساتھ ساتھ ملاحظہ فرماتے رہے۔ اس نظم نے ماحول میں ایک عجیب سماں باندھ دیا اور کئی احباب کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ نظم کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہوتا تو اس نظم کے جلسہ میں پڑھنے کی اجازت دیتا۔ یہ تو ایسی نظم ہے جو پوری دنیا کو سنانی چاہئے۔

رومازبان میں مقدونین احباب کی طرف سے پڑھی جانے والی نظم کا ترجمہ

اس بات کا اعلان کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے
اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے
اور یہ کہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے محبوب ہیں
ہمارا دین اسلام ہے
ہماری نجات اسلام میں ہے
اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف اللہ سے محبت کریں
لیکن اسلام پر ایسا زمانہ آیا کہ وہ کمزور ہو گیا
پھر امام مہدی تشریف لائے اور اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا
اللہ سے ایسے محبت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو
لیکن اگر آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے
اے ایماندارو اللہ سے ڈرو
اور احمدی مسلمان ہونے کے علاوہ
کبھی تمہاری موت واقع نہ ہو

❁... **وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ میسیڈونیا نے عرض کیا کہ** جب میں گزشتہ مئی میں ایک ماہ کے لئے میسیڈونیا دورہ پر گیا تو وہاں کے احباب نے بتایا کہ ہم گزشتہ دو ماہ سے ایک نظم تیار کر رہے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ سالانہ جرمنی پر وہ نظم حضور کی خدمت پیش کریں۔

یہ نظم داؤد بائریک طارو صاحب (Daut Barjaktarov) نے لکھی ہے۔ 6 مرد احباب اور 4 خواتین نے تین ماہ تیاری کر کے یہ نظم تیار کی تھی۔ تین چھوٹے بچے بھی اس گروپ کا حصہ ہیں اور سب نے بھرپور تیاری کی تھی کہ اپنے امام کے سامنے اور جماعت کے سامنے یہ نظم پیش کریں گے اور جماعت کو پتہ چلے کہ میسیڈونیا میں بھی احمدیہ جماعت موجود ہے جو اپنے امام اور جماعت سے پیار میں کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔

❁... اس کے بعد ایک احمدی دوست Daut Barjaktarov اور ان کے عیسائی دوست Sokolchevski Damce نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اخروٹ کے درخت کی لکڑی پر کندہ 'الیس اللہ بکاف عبدہٗ' تحفہ کی صورت میں پیش کیا جو دونوں نے مل کر بنایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

❁... ایک مہمان خاتون Emilija Dimovska صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات اچھے تھے۔ آپ مہمانوں کا خیال رکھتے ہیں۔ عبادت کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ خلیفۃ المسیح نے ہمیں ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ انہوں نے ہم میں اور اپنے ممبروں میں کوئی فرق نہیں کیا۔

❁... ایک اور مہمان Violeta Barakouska نے کہا کہ میں روح تک خوش اور مطمئن ہوں۔ سب کچھ بہت اچھا لگا۔ ایک عام آدمی یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا کہ اتنے وسیع پیمانے پر پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے اور وہ کامیابی سے ہمکنار ہو۔ آج حضور سے ہماری ملاقات بہت شاندار تھی۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اتنے قریب تھے۔ ہم نے تصاویر بنوائیں۔ یہ ہمارے لئے ایک یادگار دن تھا۔

❁... **ایک اور مہمان عیسائی خاتون Velkovska Mariana صاحبہ جو Bio Teknik یونیورسٹی کی تعلیم یافتہ ہیں** نے کہا کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ بہت مطمئن ہوں۔ بہت اچھے طریقہ سے جلسہ کے انتظامات کئے گئے تھے۔ میرے لیے یہ نیا اور اہم تجربہ تھا۔ میں بہت مسرور اور مطمئن ہوں کہ آپ سب امن اور محبت پھیلا رہے ہیں۔ ہمیں اسلام کے بارہ میں غلط معلومات تھیں۔ ہم نے حضور کی تقریر سنی۔ ہمیں سمجھ آئی کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔ جب میں حضور کی تقریر سن رہی تھی تو بہت سکون محسوس کر رہی تھی۔ خلیفۃ المسیح بہت پر امن اور شاندار شخصیت کے مالک ہیں۔ جب حضور کے قریب تھی تو محسوس ہوا کہ حضور میں عظیم روحانی طاقت ہے۔ اب میں نے مسلمانوں کو پسند کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہر لحاظ سے بہت اچھا

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

تھا۔

میسیڈونیا کے اس وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

ملاقات کے آخر پر ان تمام مہمانوں نے باری باری فیملی وائز، انفرادی طور پر اور پھر مختلف گروپس کی صورت میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر کوئی اس ملاقات سے بے حد خوش اور مسرور تھا۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لے آئے۔

تقریبِ آمین

نمازوں کی ادائیگی سے قبل پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

1۔عزیزم ارسلان محمود بھٹی 2۔عزیزم دبیر الحق 3۔ عزیزم سجیل احمد گھمن 4۔عزیزم صفوان احمد 5۔عزیزم مغفور عادل احمد 6۔عزیزم عثمان احمد باجوہ 7۔عزیزم عرفان الحق انور 8۔عزیزم فراز احمد قاسم 9۔عزیزم بصائر احمد 10۔عزیزم آشر احمد بلال 11۔عزیزم حزقیل روحیل 12۔عزیزم چوہدری جاہز سراء 13۔عزیزہ طوبیٰ رضوان 14۔عزیزہ ملائکہ ہدیٰ ناصر 15۔عزیزہ دانیہ احمد 16۔عزیزہ میرب وسیم 17۔عزیزہ منتہیٰ تحریم سمیع 18۔عزیزم نائمہ محمد 19۔عزیزہ مصباح محمد 20۔عزیزہ تاشفہ لطیف 21۔ عزیزہ غزالہ ایمان 22۔عزیزہ مبشرہ خالد 23۔ عزیزہ مبشرہ خالد 24۔عزیزہ فائزہ عتیق 25۔عزیزہ نیہا خان 26۔عزیزہ زوحا خان۔

ان بچوں کا درج ذیل جماعتوں سے تعلق تھا۔

Mainz, Hattersheim, Bad Suden, Eich Worms, Stein berg, Homburg Saar, Kempten, Mord West Stadt, Seligenstadt, Bocholt, Kiel, Kaiserslautern, Steinbach, Dornheim, Heusenstamm, Ellwangen, Rodgau, Oberursel, Bensheim, Goddelau Sud

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

Zenit میگزین کے نمائندہ کا حضورانور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں Zenit میگزین کے نمائندہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے انٹرویو لیا۔ اس نے درج ذیل سوالات کیے۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اس زمانہ کے متعلق یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیحِ موعود اور امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔ یہاں تک ہمارے میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ جس زمانہ کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر وہ زمانہ سنگین ہو گا، وہ آچکا ہے اور جس مسیحِ موعود اور امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے آنا تھا، وہ بھی آچکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ امام مہدی اور مسیحِ موعود ہیں۔ دوسرے مسلمان ابھی بھی اس مہدی اور مسیح کے منتظر ہیں۔ پھر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح پھر سے لوگوں کو حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور وہ غلط عقائد جو دین سے دوری کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے ہوں گے، ان کی اصلاح فرمائے گا۔ جیسا کہ جہاد کا نظریہ ہے۔ اب دوسرے مسلمان جہاد کا جو نظریہ پیش کرتے ہیں، حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا کہ یہ نظریہ اسلام سے کلیۃً دور پڑا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو غزوات ہوئے ہیں، وہ ابتدائی مسلمانوں نے مجبوراً اپنے دفاع میں لڑی ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کی اس غلطی کی بھی اصلاح فرمائی ہے۔ اس طرح ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں ایسے بعض تصورات کا بھی فرق ہے۔

❁... نمائندہ نے دوسرا سوال یہ کیا کہ یہاں پر بحث کی جارہی ہے کہ مسلمانوں اور مقامی افراد میں integration نہیں ہو رہی، لیکن احمدی اور مقامی لوگ آسانی سے integrate ہو رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: میں نے گذشتہ سال کوبلنز میں جو تقریر کی تھی، اس میں اس سوال کا تفصیلی جواب دیا تھا۔ آپ وہ بھی پڑھ لیں۔ اسلام اس چیز کا سبق دیتا ہے کہ ملکی قانون کی پابندی کی جائے۔ صرف جرمنی میں ہی نہیں، جہاں کہیں بھی احمدی آباد ہیں، وہ مقامی افراد میں جذب ہو کر رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ احمدی ہر ملک کے قانون کے پابند ہیں۔ کوبلنز کی تقریر میں مَیں نے مثال دی تھی کہ اگر ایک احمدی کسی ملک کی آرمی میں شامل ہے اور جنگ ہوتی ہے تو اس احمدی کو اپنے ملک کی خاطر لڑنا چاہئے۔ اس طرح ہم صرف قانون کے وفادار ہی نہیں بلکہ ملک کے بھی وفادار ہیں۔

❁... پھر نمائندے نے سوال کیا کہ خلافت کیا ہے اور باقی مسلمان خلافت کو کیوں نہیں مانتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ خلافت ایک روحانی مقام ہے اور سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور یہ کلیۃً ایک روحانی مقام ہے، اس کا سیاست اور حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔

❁... اس کے بعد صحافی نمائندہ نے پوچھا کہ باقی مسلمان باہمی اختلافات ختم کرنے کی خاطر احمدیوں کے ساتھ مل بیٹھ کر کیوں کوئی حل نہیں نکالتے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ جماعت تو ہمیشہ ہی سے دعوت دیتی آئی ہے۔ وہ خود ہی نہیں آتے۔ اور دراصل اس کے پیچھے ان کا خوف ہے کہ وہ لاجواب ہو جائیں گے اور نقصان اٹھائیں گے۔ اور پھر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مُلّاں خود لوگوں کو اس بات سے ہی خوفزدہ کرتے ہیں کہ احمدیوں سے بات چیت کی جائے۔ کہتے ہیں کہ احمدی سے بات ہی نہ کرو۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ جب بھی وہ بات کرتے ہیں تو احمدیوں کی دلآزاری کرتے ہیں۔ ماحول خراب کرتے ہیں۔ گندے الفاظ استعمال کر کے تکلیف دیتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہم باہمی احترام کرتے ہوئے ہر وقت بات کرنے کو تیار ہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس انٹرویو کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 51 فیملیز کے 213 افراد اور 46 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

اس طرح مجموعی طور پر 259 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی فیملیز جرمنی کی درج ذیل مختلف جماعتوں سے آئی تھیں:

Nidda, Frankfurt, Usingen, Eppelheim, Raunheim, Florsheim, Rodgau, Offenbach, Darmstadt, Koblenz, Hanau, Wurzburg, Russelsheim, Bad Nauheim, Dietzenbach, Wiesbaden, Bocholt.

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجے تک جاری رہا۔ آج جرمنی میں قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت جرمنی نے شام کے کھانے کیلئے باربی کیو کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔

اس موقع پر لندن سے آنے والی MTA انٹرنیشنل کی ٹیم نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ نیز اس موقع پر بیت السبوح کے کچن کی انتظامیہ اور کارکنان نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لے آئے۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین افراد کے نمازِ جنازہ حاضر اور 9 احباب کے نماز جنازہ غائب پڑھائے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومین کے ورثاء اور عزیزوں سے اظہارِ تعزیت بھی فرمایا اور انہیں شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

نمازِ جنازہ حاضر

1۔ مکرمہ نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب کی 2 جولائی 2013ء کو 81 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کو قرآن کریم سے خاص شغف تھا۔ بعض اوقات رمضان کے مہینہ میں دس دس بار قرآن کریم کا دور مکمل کر لیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور متقی خاتون تھیں۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ہمیشہ خلافت سے گہرا تعلق رکھا۔ خلیفہ وقت کے احکامات پر فوری عمل کرتی تھیں اور بچوں کو بھی خلیفہ وقت کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتی رہتیں۔ مرحومہ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔

2۔ مکرم مبشر احمد عاصم صاحب (بادنوئے ہائیم جرمنی) کی وفات یکم جولائی 2013ء کو 54 سال کی عمر میں ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا جماعت کے ساتھ بہت اچھا اور گہرا تعلق تھا۔ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بیماری کے دوران ان کے داماد ان کی طرف سے ان کا چندہ ادا کرتے رہے۔ مرحوم کو خلافت سے بے حد پیار تھا۔

3۔ مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ بنت احمد خان کنگ (ہالینڈ) کی 28 جون 2013ء کو وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت سادہ مزاج اور ہمدرد خاتون تھیں۔

نمازِ جنازہ غائب

اس کے علاوہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نو (9) مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

1۔ مکرم چوہدری نسیم احمد اعوان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب کی 2 اپریل 2013ء کو وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے، نیک اور ہر دل عزیز انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظامِ وصیت میں بھی شامل تھے۔

2۔ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (اہلیہ کیپٹن احمد دین صاحب ربوہ کی 18 دسمبر 2012ء کو وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اپنے گھر میں اکیلی احمدی خاتون تھیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے بڑے شوق سے قرآن کریم اور دین کا علم حاصل کیا۔ مرحومہ بریگیڈیئر میر افتخار احمد صاحب شہید کی والدہ تھیں۔ بیٹے کی شہادت پر بڑے صبر کا نمونہ دکھایا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3۔ مکرم جاوید اقبال بٹ صاحب (کینیڈا) کی 13 جون 2013ء کو اچانک دل کے حملہ کے باعث وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ریجنل ناظم مجلس انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ نہایت خوش اخلاق، ہر ایک کی مدد کرنے والے، محنتی، جماعتی کاموں اور خدمت میں پیش پیش، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم بھی

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ZUBER ENGINEERING WORK

زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بِکافٍ عبدہٗ)

Body Building

All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021

HK Road- YADGIR-585201

Distt. Gulbarga (KARNATKA)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامِ وصیت میں شامل تھے۔

4۔ مکرم فضل الرحمان صاحب ابن مکرم کمال الدین خان صاحب (اڑیسہ۔ انڈیا) ایک لمبی علالت کے بعد 4 جون 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو قریباً 20 سال تک مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مقامی صدر کے دستِ راست تھے۔ مرکزی نمائندگان کا بہت احترام کرتے تھے۔ نہایت ہنس مکھ اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کے دو بیٹے واقفِ زندگی ہیں جن میں مکرم سلطان احمد صاحب (انجنیئر) بطور ناظم مال تعمیرات اور دوسرے مکرم افتخار احمد صاحب بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

5۔ مکرم کوثر علی ملا صاحب (بنگلہ دیش) کی وفات 28 اپریل 2013ء کو ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نہایت نیک، مخلص، ہر دل عزیز انسان تھے۔ ان کی فیملی نے 1968ء میں کلکتہ سے بنگلہ دیش ہجرت کی۔ مرحوم پہلے ایک ہائی سکول میں استاد رہے اور پھر حکومت کے شعبہ پبلک ریلیشن میں ملازمت کرتے رہے۔ مرحوم جہاں بھی رہے بڑی محنت کے ساتھ جماعت کا کام کرتے رہے۔

6۔ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب (ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب ملتان) کی 18 دسمبر 2013ء کو 83 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ تمام جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شمولیت کیا کرتے تھے۔

7۔ مکرم ثاقب قدیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب ربوہ کی 22 سال کی عمر میں 9 فروری 2013ء کو وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نہایت ہنس مکھ، خوش طبع نوجوان تھے۔ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے۔

8۔ مکرم جمشید ندیم قمر صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب ربوہ کی ۲۹ مئی ۲۰۱۳ء کو اسلام آباد سے ربوہ آتے ہوئے ایک کار کے حادثہ میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کی عمر 25 برس تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور کے طور پر کام کرتے تھے اور غیر شادی شدہ تھے۔ نظام جماعت سے تعاون کرنے والے اور مخلص نوجوان تھے۔

9۔ عزیزہ درِ عدن بنت مکرم چوہدری خلیل احمد گھمن صاحب مرحوم (کینیڈا) کی 24 مئی 2013ء کو 13 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی پابند، دعا گو اور باقاعدگی کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریم کرنے والی نہایت ذہین اور ہر دلعزیز بچی تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتی اور اکثر نمایاں پوزیشن حاصل کیا کرتیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مرحومین کے ورثاء اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لائے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

1۔عزیزم روحان راجہ صاحب 2۔عزیزم منیب احمد مصطفی صاحب 3۔عزیزم رائے ندیم احمد صاحب 4۔عزیزم بدر یاسر اشرف صاحب 5۔عزیزم سرمد آصف صاحب 6۔عزیزم عاصم الدین صاحب 7۔عزیزم تفہیم احمد وسیم صاحب 8۔عزیزم ظہور احمد باجوہ صاحب 9۔عزیزم رضوان احمد ملک 10۔عزیزم عیشان ایمن طاہر 11۔عزیزم سفیر احمد طاہر 12۔عزیزم دانیال احمد طاہر 13۔عزیزم محمد کاشف عارف 14۔عزیزہ رافیہ راجا 15۔عزیزہ کرن آصف 16۔ عزیزہ غزالہ ظہیر 17۔ عزیزہ دانیہ وسیم 18۔عزیزہ تانیہ سیرت الطاف 19۔عزیزہ سحرش ناز عارف 20۔عزیزہ ہدیٰ ساجد باجوہ 21۔عزیزہ حنا بٹ 22۔عزیزم سفیر احمد بٹ 23۔عزیزم جمال شمس 24۔عزیزہ نگار مسعود 25۔ عزیزم مبارز علی چوہدری 26۔عزیزہ مہر کافیہ اظہر۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3 جولائی بروز بدھ 2013ء

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور ارد گرد کی جماعتوں سے احبابِ جماعت مرد وخواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد وخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

فرینکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر قریباً چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور بیلجیم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کے لئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں جو نماز کے لئے تیار کیا گیا تھا نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم عبد اللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ پھر یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجیم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

ساڑھے پانچ بجے چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کر کے واپس فرینکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آ کر رُکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بج کر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکیورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

☆ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بجے شام مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

☆ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے بخیریت وعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱ اکتوبر ۲۰۱۳ء)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر::5584میں ای سعیدہ زوجہ ایم محمود قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 72 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور سٹی ڈاکخانہ کنور سٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-9-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جائداد منقولہ مہر سونے کی دو جوڑیاں اور ایک ہار ۲۴ گرام قیمت ۶۰ ہزار روپے۔ انگوٹھی اور بالیاں ۸ گرام قیمت ۲۲ ہزار روپے۔ (۲۲ کیرٹ) جائداد غیر منقولہ: زمین ساڑھے ۱۳ سینٹ سروے نمبر 609/2463 اس میں ایک گھر بنا ہے قیمت ۶۴ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ای بشیر احمد　　الامۃ: ای سعیدہ　　گواہ: ٹی محمد عارف

مسل نمبر:6746میں شہنازہ مجیب زوجہ شیخ مجیب الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۰۰۳ء ساکن ہرامنڈلم شبلیئ ڈاکخانہ ہرا منڈلم ضلع سیر کاکلم صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کی ایک عدد بالی ۵ گرام قیمت ۹۰۰۰ ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند تین ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ایک ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد گنائی معلم سلسلہ　　الامۃ: شہنازہ مجیب　　گواہ: شیخ مجیب الدین

مسل نمبر:6943میں لیاقت ولد علی شیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت ۱۹۹۷ء ساکن گھر نمبر ۳۰/۳۰ بدھا بابا بھوانی جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ستمبر ۲۰۱۳ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار ۵۰۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر　　العبد: لیاقت　　گواہ: مبارک احمد شاد

مسل نمبر:6944میں سلمیٰ زوجہ نصیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 24 سال تاریخ بیعت ۱۹۹۶ء۔ ساکن شر ما نگر ڈاکخانہ بھوانی ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 15.9.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گلے کی چین سونے کا وزن پونے تین تولہ قیمت 22500 روپے۔ ایک گلے کی چین مع لوکٹ ایک تولہ قیمت 30,000 روپے۔ ایک انگوٹھی آدھا تولہ قیمت 10,000 روپے۔ کان کے جھمکے آدھا تولہ کے قیمت 12000 روپے۔ زیور نقرئی تین انگوٹھی قیمت 2000 روپے۔ دو جوڑی پائل قیمت 5000 روپے۔ میزان: 81500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انوار الدین　　الامۃ: سلمیٰ　　گواہ: نصیر احمد

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ فرمایا تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں سعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ اعلیٰ کام جس کی طرف توجہ دلائی، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے کے لئے سعی کرو، کوشش کرو۔ اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہو سکتا ہے جب ہم کامل مؤمن بننے کی کوشش کریں تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہر جگہ تک پہنچا سکیں۔ پس پھر میں کہتا ہوں کہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ جاپان کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، اس میں اگر چند ایک بھی ایسے ہوں جو اپنے قول و فعل میں تضاد رکھتے ہوں تو جماعت میں یہ بات ہر ایک پر اثر انداز ہوتی ہے، خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں پر اس کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ وہ دین سے دور ہٹ سکتے ہیں۔ جو احمدیت کے قریب جاپانی ہیں، وہ بھی ایسی باتیں دیکھ کے دور ہٹ جائیں گے، جو جاپانی عورتیں یا مرد احمدی مرد یا عورت سے شادی کے بعد احمدیت کے قریب آئے ہیں، وہ بھی دور چلے جائیں گے۔ پس یہ بہت فکر کا مقام ہے۔ سب سے پہلے احباب کی تربیت کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدے کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک جو ہے وہ اپنے جائزے لے پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو نہیں پیدا کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔

سیدنا حضور انور نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریکِ جدید کے نئے سال کا جو اسّی واں سال شروع ہوا ہوا ہے اُس کا اعلان کرتا ہوں۔ اس سال تحریکِ جدید میں جماعت کو اٹھہتر لاکھ انہتر ہزار ایک سو پاؤنڈ (78,69,100) کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور جو گزشتہ سال سے تقریباً چھ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے، ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ پاکستان کے بعد پوزیشن کے لحاظ سے نمبر ایک جرمنی ہے، ویسے نمبر دو پھر امریکہ پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا پھر عرب کی دو جماعتیں ہیں پھر گھانا اور سوئٹزرلینڈ ہے۔

حضور انور نے فرمایا اور اس سال چندہ ادا کرنے والوں کی طرف میں نے کہا تھا توجہ دیں زیادہ، شاملین کو زیادہ سے زیادہ کریں تو سوا دو لاکھ نئے چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ لاکھ چونتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے یہ تعداد۔ دفتر اول کے مجاہدین کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارہ سو اکسٹھ زندہ ہیں سیدنا حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں کا موازنہ پیش فرماتے ہوئے انڈیا کے متعلق فرمایا کہ انڈیا کی دس جماعتیں ہیں، کیرولائی، کالی کٹ، حیدرآباد، کنانور ٹاؤن، پینگاڈی، قادیان، کولکتہ، یادگیر، چنائی، موتھوٹم کیرالہ کی جماعتیں ماشاء اللہ کافی ایکٹو ہیں اور بھارت کے پہلے دس صوبہ جات میں کیرالہ، آندھرا پردیش، جموں کشمیر، کرناٹک، بنگال، اڑیسہ، پنجاب، یو۔پی، مہاراشٹرا، دہلی۔ اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ سے بھی اور انڈیا سے بھی دوسری جگہوں سے بھی مالی قربانی کے غیر معمولی نمونوں کے واقعات آئے ہیں، وقت نہیں ہے کہ اُن کی تفصیل بیان کی جائے۔ بہر حال کسی وقت بیان کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہر حال اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے جو کسی بھی صورت میں قربانی کر رہے ہیں اور تحریکِ جدید میں بھی جنہوں نے حصہ لیا، اُن کو بھی، اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اُن کو ایمان اور ایقان میں بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اور یہ قربانیاں خالصۃً للہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی فرماتا رہے۔ ❁❁❁

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 21 Nov 2013 IssueNo.47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ

مسجد بیت الاحد جاپان کا افتتاح اور تحریکِ جدید کے بابرکت ۸۰ ویں سال کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 نومبر 2013 بمقام مسجد بیت الاحد۔ جاپان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سات سال کے بعد مجھے جماعت احمدیہ جاپان سے یہاں آکر مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص ووفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا بھی حق ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔ ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہمارے مقصد حقیقت میں تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"منعم علیھم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صراط الذین انعمت میں فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تا کہ اس آخری زمانے میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطورِ گواہ ٹھہرے۔"

پس ہماری یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے۔ یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ڈرتے ہوئے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے حضور ڈرتے رہے اور اپنی دعائیں پیش کرتے رہے۔ کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کئے تو ایسے کہ اپنی راتوں کو بھی عبادتوں سے زندہ رکھا اور اپنے دنوں کو بھی باوجود دنیاوی کاروباروں کے اور دھندوں کے یادِ خدا سے غافل نہیں ہونے دیا۔

پس یہ وہ مقصد ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے بارے میں قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے یہ مقصد پالیا تو اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہونگے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔

سیدنا حضور انور نے عہد بیعت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لیے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی دنیاوی کام ہو تو اس کے لئے تم بڑی محنت کرتے ہو تب جا کر اس میں کامیابی حاصل ہوتی ہے لیکن دین کے لئے محنت کرنے کا درد نہیں ہے، وہ کوشش نہیں ہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ سامنے رہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش رہے۔ آپ فرماتے ہیں، مجھے سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی پاک تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (26: 4) یعنی تو شاید اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مؤمن ہوتے۔ فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں، اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ اپنے نفس کو کس طرح پاک کرنا ہے یہ جاننے کی کوشش کرو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اَور ہوں۔ (یعنی جو پہلے تھا، وہ نہیں رہا۔) پس یہ درد ہے جو ہمیں محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن لوگوں کے لئے کہے جو آپ کی صحبت سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ اگر ان کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق نہیں تھا اور کمیاں تھیں تو ہمارے زمانے میں تو یہ کمیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں اور ان کو دور کرنے کے لئے ہمیں کوشش بھی کئی گنا بڑھ کر کرنی ہوگی۔ تبھی ہم آپ کے درد کو ہلکا کرنے والے بن سکیں گے۔ اب یہ جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ حالت ہے میری کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لوں یہ حالت دیکھ کے تم لوگوں کی۔ کیوں مؤمن نہیں ہوتے؟ اس کا مطلب غیروں کے لئے تو بے شک یہ ہے کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے لیکن یہاں آپ کو اپنوں کے لئے فکر ہے اور یہ فکر ہے کہ وہ مقام حاصل کیوں نہیں کرتے جو ایک مؤمن کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم نے ایسے ماننے والوں کے لئے یہ فرمایا ہے کہ یہ تو کہو کہ ہم اسلام لائے، فرمانبرداری اختیار کی، نظامِ جماعت میں شامل ہو گئے، یہ مان لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یہ مانتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی موعود جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ آ گیا ہے۔ اور ہم نے اس کی بیعت کر لی ہے اور اُس میں شامل ہو گئے، لیکن ایمان ابھی کامل طور پر تم میں پیدا نہیں ہوا۔ ایمان کے لئے بہت سی شرائط ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً مؤمن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ ہر دنیاوی چیز اور رشتے کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر اہمیت نہ دینا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی شرط رکھی ہے۔ یعنی نیک عمل بھی ہوں اور موقع اور مناسبت کے لحاظ سے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو جو حکم دیئے ہیں اُن میں عبادت کا حق ادا کرنے ساتھ جو انتہائی ضروری ہے فرمایا۔ مؤمن وہ ہے جو اصلاح بین الناس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے ہیں فساد اور فتنے نہیں ڈالتے۔ ان کے مشورے دنیا کی بھلائی کے لئے ہیں، نقصان پہنچانے کے لئے نہیں، مؤمن وہ اعلیٰ قوم ہیں جو نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ مؤمن وہ ہیں جو امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ جو اپنے عہد کی پابندی کرنے والے ہیں جو سچائی پر قائم رہنے والے ہیں جو قولِ سدید کے اس قدر پابند ہیں کہ کوئی پیچ دار بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ اپنوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دیتے ہیں وہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ صحابہ نے ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا ایسا نمونہ دکھایا کہ اپنی دولت، گھر کا سامان، جائیداد غرض کہ ہر چیز ایک دوسرے کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

پھر مؤمن کی یہ نشانی ہے کہ حسنِ ظن رکھتے ہیں، ہر وقت بدظنیاں نہیں کر لیتے۔ سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے ایک دوسرے کے خلاف دل میں کینے اور بغض نہیں بھر لیتے۔ اگر آپ لوگ اس ایک بات پر ہی ہر ایک سو فیصد عمل کرنے لگ جائے تو ہر فردِ جماعت، تو یہاں ترقی کی رفتار بھی کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر یہاں جاپانی عورتوں سے جنہوں نے شادیاں کیں ہیں ہر ایک بیویوں سے اسلامی تعلیم کے مطابق حسنِ سلوک کرنے لگ جائے۔ تو یہ اُن کے سسرالی عزیزوں میں تبلیغ کا ذریعہ بن جائے گی یہ بات۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں تو عاجزی شرط ہے۔ تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ عہدیدار بھی عاجزی اختیار کریں اپنے دائرے میں اور افرادِ جماعت بھی عاجزی اختیار کریں۔ غصہ کو دبانے والے ہوں۔ یہ ایک مؤمن کی نشانی ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کریں جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ اور ہم نے جو اس زمانے میں جو عہدِ بیعت کیا ہے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسے پورا کرنے اور نبھانے کی ضرورت ہے اور یہ اس صورت میں ہوگا جب ہم ہر نیک عمل بجالانے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اُس کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔

یہ حالت اگر ہم میں سے ہر ایک پر طاری ہوگی تو تبھی ہم دوسروں کو معاف کرنا بھی سیکھیں گے، بدظنیاں کرنے سے بھی بچیں گے۔ اور جماعت کی ترقی کے لئے مفید وجود بنیں گے۔

پس ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد اور فکر کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہی باتیں ہیں جو تزکیہ نفس کا باعث بنتی ہیں۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے نقص اور خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان